سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعتہ المبارک،17-جون2016

(یوم الجمع،11-رمضان المبارک1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22:شمارہ 3

137

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17۔جون2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ برائے سال17-2016 پر عام بحث

139

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،17۔جون2016

(یوم الجمع،11۔رمضان المبارک1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 9بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ (1) بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ (2) ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌ ۢ بَعِيْدٌ (3) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ
مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ (4) بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ
فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ (5)

سورة قٓ آیات 1 تا 5

قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (کہ محمد پیغمبر اللہ ہیں)(1) لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت کرنے والاان کے پاس آیاتو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے(2) بھلاجب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے (تو پھر زندہ ہوں گے؟) یہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید ہے(3) ان کے جسموں کو زمین جتنا (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے(4) بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) جب ان کے پاس (دین) حق آپہنچاتو انہوں نے اس کو جھوٹ سمجھا سو یہ ایک الجھی ہوئی بات میں (پڑرہے) ہیں(5)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل ٹھکانہ میرے حضور کا ہے
یہ جلوہ خانہ میرے حضور کا ہے
نعمتیں سب وہی دلاتے ہیں
دانہ دانہ میرے حضور کا ہے
جس پر اتری ہے **آیتہ** تطہیر
وہ گھرانہ میرے حضور کا ہے
ذکر شامل نماز میں خالد
پنجگانہ میرے حضور کا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ گوندل صاحب! آپ کدھر جا رہے ہیں؟ کہیں باہر نہ نکل جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں ادھر ہی ہوں۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 17-2016 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: تحریک استحقاق کا محرک حاضر نہیں ہے لہٰذا اب ہم سالانہ بجٹ 17-2016 پر بحث شروع کرتے ہیں اور سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016 پر بحث کا آغاز کل مورخہ 16۔ جون 2016 سے ہوا۔ آج بھی بحث جاری رہے گی جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام مع تاریخ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔ میرے پاس جو لسٹ ہے اس کے مطابق پہلا نام رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فاطمہ فریحہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ مدیحہ رانا!

محترمہ مدیحہ رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے مالی سال 17-2016 کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا لگاتار نواں بجٹ ہے اور اس تاریخ ساز کارنامے پر میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ پیش کیا ہے جس کی مالیت 1681۔ ارب روپے ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے ہمیشہ سے ہی عوام دوست بجٹ پیش کرنے کے لئے پنجاب کے تمام محکموں کے اعلیٰ عہدیداروں، عوامی نمائندوں اور عوام کو براہ راست بجٹ سازی کے عمل میں شامل کیا جس کے نتیجے میں ہمیں اتنا متوازن بجٹ حاصل ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نذر ایک شعر کرتی ہوں:

تیرے ہاتھ میں قلم ہے تیرے ذہن میں اُجالا
تجھے کیا مٹا سکے گا ظلمتوں کا پالا
تجھے فکر امن عالم اسے اپنی ذات کا غم
تو طلوع ہو رہا ہے وہ غروب ہونے والا

جناب سپیکر! میں انرجی بحران پر بات کرنا چاہوں گی جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو بہت سارے مسائل درپیش تھے جس میں سے سب سے بڑا challenge انرجی بحران کا تھا۔ انرجی بحران سے نمپٹنے کے لئے اس متوازن بجٹ میں 9۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی جو کہ پنجاب کے عوام کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد سے ہے اور فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کا مانچسٹر کہلاتا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ پچھلی حکومت کی نااہلی کی وجہ سے بائیس بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی تھی اور اس کی وجہ سے جو طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا وہ ہمارے صنعت سے وابستہ لوگ ہیں۔ اب میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی شبانہ روز محنت کی بدولت لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کم ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صنعتوں کو بھی بلاتعطل بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر بات کرنا چاہوں گی کہ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف پر بھروسہ کرتے ہوئے چائنا نے نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں بجلی کی فراہمی کے لئے بہت سارے پراجیکٹس شروع کئے ہیں۔ سی پیک کی کامیابی کے بعد جو انوسٹمنٹ ہو گی اس سے ایک طرف تو بجلی کے بحران پر قابو پا لیا جائے گا اور دوسری طرف بے روزگاری کا خاتمہ بھی ہو گا۔ سال 2018 میں بھکھی ضلع شیخوپورہ، حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ، تونسہ اور روجھان کے پاور پراجیکٹس سے ہزاروں میگا واٹ بجلی کے یونٹس نیشنل گرڈ میں شامل ہوں گے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں لوڈشیڈنگ ختم ہو جائے گی۔ میں یہاں پر یہی کہوں گی کہ:

جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو بجٹ بنا کر سر عام رکھ دیا ہے

جناب سپیکر! ہمیشہ کی طرح ٹیکنیکل ایجوکیشن مسلم لیگ (ن) کی ترجیحات میں شامل ہے۔ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعے ہی اس ملک کو ترقی کی راہ

پر گامزن کیا جا سکتا ہے اس کے لئے بجٹ میں6-ارب50کروڑ روپے کی رقم مختص کر دی گئی ہے۔ انشاءاللہ اس سے بھی20لاکھ افراد کو ہنر مند بنایا جائے گا۔ میں یہاں پر پنجاب کے ادارے TEVTA کا ذکر کرنا چاہوں گی جہاں پر بہت سارے courses کروائے جاتے ہیں۔اس میں الیکٹریشن کورس، درزی کورس، قصاب کورس، پلمبر کورس، سلائی کڑھائی اور Chinese language کے courses بھی کروائے جاتے ہیں۔طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر کے ممالک میں بھجوایا جارہا ہے۔ہم طالب علموں کو وظائف اور tool kits بھی فراہم کر رہے ہیں۔انٹرنیٹ سے مکمل طور پر مستفید ہونے کے لئے حکومت پنجاب نے اس بجٹ میں ای روزگار پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پنجاب کے عوام کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق 2011 سے پنجاب میں بلا سود قرضے دیئے جارہے ہیں جن کا حجم 21-ارب روپے سے زائد ہے۔اس سال بھی 3-ارب روپے سے 15 لاکھ افراد کو بلا سود قرضے فراہم کئے جائیں گے جو انشاء اللہ پنجاب کی خوشحالی کا باعث ہوں گے۔ میں یہی message دینا چاہوں گی کہ:

تیرے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

جناب سپیکر! اب میں خواتین کی بات کروں گی۔ ہماری حکومت نے وومن ڈویلپمنٹ کے لئے اس مالی سال میں ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔میں پنجاب کے عوام کی طرف سے حکومت پنجاب کی شکر گزار ہوں کہ اس نے خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے وومن پروٹیکشن ایکٹ پنجاب اسمبلی سے پاس کروایا۔اسی طرح خواتین کو اپنے حقوق کے حصول کے لئے ٹال فری نمبر 1143 کا اجراء بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا اہم کارنامہ ہے۔ جن خواتین کے بچے تھے اور وہ اپنی ملازمت صحیح طریقے سے نہیں کر سکتی تھیں ان کے بچوں کے لئے بے بی ڈے کیئر سنٹرز بنائے گئے اور جو خواتین دور دراز علاقوں میں رہتی تھیں ان کو وومن ہاسٹل کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔اس سے بھی بڑھ کر جو خواتین ٹرانسپورٹ کے مسائل سے دوچار تھیں ان کے لئے Scooty for Working Women کا اجراء کیا گیا ہے۔لاہور سے پائلٹ پراجیکٹ کا افتتاح ہو چکا ہے۔ میری وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست

ہے کہ میرے شہر فیصل آباد کو بھی Scooty for Working Women Project سے نوازا جائے تاکہ اس علاقے کی تمام working ladies اپنی scooties پر نظر آئیں۔

جناب سپیکر! میرے اپوزیشن کے ساتھی تبدیلی کی بات کرتے ہیں۔ تبدیلی کا نعرہ لگانا تو بہت آسان بات ہے۔ خیبر پختونخوا کی عوام نے پی ٹی آئی کو mandate دیا اور انہوں نے وہاں پر حکومت بنائی۔ صوبہ پنجاب میں عوام نے مسلم لیگ (ن) کو mandate دیا اور میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے حکومت بنائی۔ ہم نے اپنے طالب علموں کو لیپ ٹاپ اور سولر سسٹم دیئے، بلا سود قرضے دیئے اور اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر بھیجا جبکہ پی ٹی آئی کی حکومت نے خیبر پختونخوا کی عوام کو چوہے دان تھما دیئے ہیں۔ خیبر پختونخوا حکومت نے چوہے پکڑنے کے لئے انعام مقرر کیا ہوا ہے---

جناب سپیکر: محترمہ! یہ مناسب بات نہیں ہے۔ آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کو ایک پیغام ضرور دوں گی کہ جو انسان اپنے بچوں کی پاکستان میں تربیت نہیں کر سکا، جو شخص اپنے خاندان، اپنی بیوی یا اپنی فیملی کو بچا کر نہیں رکھ سکا اور جو انسان اپنے صوبے کی خدمت نہیں کر سکا وہ پاکستان کا کیا خیال رکھے گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایسی بات نہ کریں۔ آپ بجٹ پر تقریر کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ کیا ہو رہا ہے؟ اگر یہ ذاتیات پر بات کریں گی تو پھر ہم بھی ان کے قائدین کے بارے میں بات کریں گے۔ مہربانی کر کے ان کو منع کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! اس متوازن بجٹ میں حزب اختلاف کو کوئی اچھائی نظر آئے یا نہ آئے لیکن انشاء اللہ عوام اس بجٹ کو ضرور سراہے گی۔ میں اپوزیشن کی نذر یہ شعر کروں گی کہ:

فکر انجام کر انجام سے پہلے پہلے
دن تو تیرا ہے مگر شام سے پہلے پہلے
آئے بکنے پہ تو حیرت میں ہمیں ڈال دیا
وہ جو بے مول تھے نیلام سے پہلے پہلے

جناب سپیکر! تعلیم کے لئے اس بجٹ میں 312-ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جو انشاءاللہ صوبہ پنجاب میں تعلیمی وتدریسی میدان میں روشنیوں اور آبشاروں کا باعث بنے گی۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اپنے اداروں سے کام لینے کے ماہر ہیں اور ان کی قائدانہ صلاحیتیں PEEF, PEC, PEF اور اسی طرح کے دیگر اداروں کی نمایاں کارکردگی سے نظر آتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر الف اعلان کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ پنجاب کے سکولوں میں بچوں کی enrolment اور quality of education میں صوبہ پنجاب نمبر 1 پر ہے۔ میں یہاں پر پنجاب ایجوکیشن اینڈوومنٹ فنڈ کا ذکر بھی کرنا چاہوں گی جس کا حجم پہلے 16-ارب روپے تھا اور اس بجٹ میں 4-ارب روپے کا مزید اضافہ کیا گیا ہے تاکہ ہمارے لاکھوں طالب علموں کو سکالرشپ مل سکے۔ پنجاب میں پہلے چودہ دانش سکول کام کر رہے ہیں اور اس بجٹ میں چار مزید سکولوں کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے لئے 3-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! سکولوں میں آئی ٹی لیبز قائم کی جارہی ہیں اور ذہین بچوں کو میرٹ پر سکالرشپ دیئے جائیں گے۔ 45ہزار اساتذہ کی بھرتیاں کی جارہی ہیں جس سے quality of education میں مزید بہتری آئے گی۔ جنوبی پنجاب میں طالبات کو ماہانہ وظیفہ 200 روپے سے بڑھا کر ایک ہزار روپے کرنا کسی تاریخ ساز کارنامے سے کم نہیں۔ میں حزب اختلاف سے کہوں گی کہ یہ ہیں وزیراعلیٰ پنجاب جو کہ بچوں کو تعلیم دلوانے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔ جب خیبرپختونخوا کے وزیراعلیٰ پنجاب آتے ہیں تو وہ دھرنا دیتے ہیں، خٹک ڈانس دکھاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس پر میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ:

ہر ایک سوال کا اس کو جواب کیا دیتے
ہم اپنی ذات کا اس کو حساب کیا دیتے
جو ایک لفظ کی خوشبو نہ رکھ سکا محفوظ
ہم اس کے ہاتھ میں پوری کتاب کیا دیتے

جناب سپیکر: محترمہ! wind up کرلیں۔

محترمہ مدیحہ رانا: جناب سپیکر! میٹرو بس پر بہت تنقید کی گئی تھی۔ میرے قائد نے صرف میٹرو بس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے بڑھ کر اورنج لائن ٹرین کا ایک اور منصوبہ مکمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ میں

سمجھتی ہوں کہ اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ لاہور کی عوام کے لئے ایک شاہکار ہو گا۔ جب اڑھائی گھنٹے کا فاصلہ صرف45منٹ میں طے ہو گا تو عوام کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔ یہاں پر میں کہتی چلوں:

کس میں ہمت ہے ہماری پرواز میں لائے کمی
ہم پروں سے نہیں، حوصلوں سے اُڑا کرتے ہیں

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف کی نیت صاف ہے، حوصلے بلند ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان ایشیاء کا tiger بنے گا۔ میں یہاں پر بات کرتی چلوں کہ رمضان package کے لئے 5۔ارب روپے مختص کرنا عوام کے ساتھ محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو زندگی اور صحت عطا فرمائے تاکہ وہ دُگنی قوت کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کر سکیں۔ میں آخر میں یہی کہوں گی:

دُشوار تر ہے جن کے لئے روز و شب کا بوجھ
ان کے لئے حیات کو آسان کریں گے ہم
برہم بجلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں
کچھ بھی ہو اہتمام چراغاں کریں گے ہم

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات کرتی چلوں کہ اس سال50۔ارب روپے صحت کے لئے مختص کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے ہسپتال بنیں گے، ICU's بنیں گے اور اس کے علاوہ ہسپتالوں میں عملے کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے بائیو میٹرک طریقہ اور CCTV's نصب کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ پاکستان کڈنی اینڈ لیور سنٹر کے لئے 4۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے اس سے نہ صرف صوبہ پنجاب کی عوام بلکہ پورا پاکستان مستفید ہو گا۔

جناب سپیکر! میں ایک منٹ مزید لوں گی۔ سوشل ویلفیئر کے لئے ایک ارب68کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنا پنجاب حکومت کا اہم کارنامہ ہے اور اس کارنامہ نے عوام کے دل موہ لئے ہیں۔ یہ رقم Model Children Homes, Women Hostels, صنعت زاروں، ضلعی جیلوں پر لگائی جائے گی جہاں پر بے سہارا خواتین کو آسرا ملے گا، بزرگوں کو گھریلو ماحول ملے گا۔ اس طرح کے اچھے اور نیک کاموں سے مسلم لیگ (ن) کی نہ صرف دنیا میں ترقی ہو گی بلکہ آخرت میں بھی ان کا نام ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب طارق مسیح گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد وحید گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔جناب خالد وحید چودھری۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نجمہ بیگم!

محترمہ نجمہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔آج مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع ملا اور مجھے سال میں ایک بار بولنے کا موقع ملتا ہے تو مجھے تھوڑا سا ٹائم زیادہ دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور اپنی بہن محترمہ عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے 1681۔ارب روپے کا اتنا اچھا، متوازن، عوام دوست، کسان دوست اور تعلیم دوست بجٹ پیش کیا۔ان 28 صفحات کے اندر صوبہ پنجاب کے بجٹ کا جو حساب کتاب رکھا گیا ہے معلوم نہیں کہ معزز ممبران حزب اختلاف نے اس کو پڑھا نہیں ہے اور یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ انہوں نے پڑھا ہے اور نہ سمجھا ہے۔ان کو بجٹ کی اس پوری bookمیں کچھ نظر نہیں آیا۔ان کی سوچ ہی ایسی ہے کہ ان کو کچھ سمجھ آنا ہی نہیں ہے۔انہوں نے تبدیلی کے نعرے لگائے جبکہ ہم نے تبدیلی کر کے دکھائی۔

جناب سپیکر! میں ڈیری غازی خان کی خواتین کی طرف سے وزیراعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ہماری ایم این اے مسز شہناز سلیم اور میری تجویز پر خواتین کے لئے ماڈل بازار میں 40 دکانوں کا تحفہ دیا کیونکہ ہر شعبہ میں خواتین اپنا کردار ادا کرتی ہیں تو ڈیرہ غازی خان کی خواتین ماڈل بازار کی ان دکانوں میں اپنا کاروبار شروع کر کے ملکی معاشی ترقی میں حصہ لیں گی اور ملک کا نام روشن کریں گی۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں 173۔ارب روپیہ جنوبی پنجاب کے لئے رکھا گیا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ حزب اختلاف والے جنوبی پنجاب کا نام استعمال کر کے اپنی سیاست چمکاتے ہیں حالانکہ ہمارے وزیراعلیٰ کی ترجیحات میں جنوبی پنجاب کی ترقی شامل ہے۔انہوں نے ڈیرہ غازی خان کو میڈیکل کالج دیا، غازی یونیورسٹی دی، ڈیرہ غازی خان کی ترقی کے لئے فنڈز دیئے اور ہمیں فنڈز کی آگے بھی مزید ضرورت ہے کیونکہ ڈیری غازی خان چار صوبوں کا سنگم ہے اس پر خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان کے بارڈرز ہیں۔امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے ہمیں پولیس فورس کی بہت ضرورت ہے کیونکہ وہاں کچا کے علاقہ میں آپریشن بھی چل رہا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر اور بھی وارداتیں ہوتی ہیں تو ہم نے اس حوالہ سے جب ڈی پی او سے بات کی تو انہوں نے یہی مطالبہ کیا کہ ہمیں نفری چاہئے۔ میری گزارش

ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے لئے پولیس کی بھرتیوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ سے میری ایک درخواست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں ایک برن سنٹر بھی قائم کیا جائے کیونکہ سلنڈر پھٹنے سے میری سگی بہن کی death ہو گئی تھی کیونکہ ملتان جاتے ہوئے راستے میں وہ دم توڑ گئیں اگر ڈیرہ غازی خان میں برن سنٹر ہوتا تو شاید اُن کی جان بچائی جاسکتی تھی۔اس کے ساتھ ساتھ ڈیرہ غازی خان میں کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ کے لئے بھی ہمارا مطالبہ ہے کیونکہ ملتان جاتے ہوئے ہمارے اکثر مریض راستے میں دم توڑ جاتے ہیں۔جنوبی پنجاب کے اس 173۔ارب روپے میں سے ڈیرہ غازی خان کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں تاکہ ہمیں مخالفین کے طعنے نہ سُننے پڑیں کہ جنوبی پنجاب کا بجٹ اُٹھا کر لاہور پر لگا دیا جاتا ہے تو جب جنوبی پنجاب کی ترقی میں اضافہ ہوگا تو یہ ان کے منہ پر طمانچہ ثابت ہوگا۔

جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان کا گورنمنٹ کامرس کالج 1929 میں قائم ہوا اس کالج کے ہر سال سینکڑوں بچے تعلیم حاصل کر کے ملک کی معیشت میں حصہ لیتے ہیں لیکن اس کالج کے طلباء کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہیں ہے لہٰذا اُنہیں ٹرانسپورٹ کی سہولت دی جائے۔

جناب سپیکر! صاف پانی منصوبہ میں جنوبی پنجاب کو بھی شامل کیا گیا ہے جو قابل تحسین اقدام ہے کیونکہ وہاں کی عوام کو صاف پانی مہیا نہیں ہے تو میری گزارش ہے کہ ڈیرہ غازی خان شہر کو بھی اس منصوبہ میں شامل کیا جائے تاکہ ہمارے شہر کے لوگ بھی صاف پانی سے مستفید ہو سکیں اور وزیر اعلیٰ کو دعائیں دیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو داد دیتی ہوں کہ پچھلے دنوں قرات اور نعت کے جو مقابلے ہوئے اُس میں ڈیرہ غازی خان کی بچیوں نے چیک کی صورت میں انعام حاصل کئے۔ایک بہت غریب اور مستحق بچی نے ڈویژن بھر میں پوزیشن لی جب میں نے اُس کو چیک دیتے ہوئے دیکھا تو اُس کی جوتی ٹُوٹی ہوئی تھی اُس کو ایک لاکھ 35 ہزار روپے کا چیک ملا۔میں نے اُس سے پوچھا کہ آپ ان پیسوں کا کیا کرو گی تو اُس نے کہا کہ میں عمرے پر جا کر اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب کے لئے دعائیں کروں گی کیونکہ میں آج تک یہ سعادت حاصل نہ کرسکتی تھی تو انہوں نے یہ کام کر کے میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین طوطا کہانی بن چکی ہے حزب اختلاف والے تو بڑی بڑی گاڑیوں میں آتے ہیں لیکن ان کو نہیں پتا کہ غریب عوام کس طرح سے سفر کرتے ہیں۔میرا

تعلق ایک عام گھرانے سے ہے مجھے پتا ہے اور میں میٹرو بس پر سفر کرتی ہوں۔آپ 20 روپے میں کہاں سے کہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ میں جب میٹرو بس پر سفر کر رہی ہوتی ہوں تو بس میں مزدوری کرنے والی عورتیں بھی ہوتی ہیں، نرسیں بھی ہوتی ہیں، ڈاکٹر بھی ہوتی ہیں، ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین ہوتی ہیں میں اُن سے پوچھتی ہوں کہ بی بی! یہ میٹرو بس آپ کے لئے کتنا فائدہ مند ہے تو وہ کہتی ہیں کہ "واہ! شہباز تیری پرواز"۔انشاء اللہ اورنج لائن ٹرین بھی بنے گی اور اُس کا فائدہ صرف لاہور والوں کا نہیں ہے کیونکہ بار بار کہا جاتا ہے کہ یہ لاہور کا منصوبہ ہے۔یہ منصوبہ صرف لاہور کا نہیں ہے بلکہ یہ منصوبہ پورے پنجاب کا ہے۔لاہور میں ہمارے بچے تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں، ہمارے جنوبی پنجاب کے لوگ یہاں کاروبار بھی کرتے ہیں، یہاں نوکریاں بھی کرتے ہیں اور اس میٹرو بس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہیں۔ ہم پنجاب کو الگ الگ نہیں سمجھتے کہ یہ جنوبی پنجاب ہے اور یہ شمالی پنجاب ہے بلکہ یہ ہمارا پنجاب ہے اور یہ ہمارا پاکستان ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے کہ ہم نے ملک کو ترقی کی طرف لے کر جانا ہے اور ترقی کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارا ملک ترقی کر رہا ہے اور کرے گا کیونکہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ:

خون دل دے کر نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے
بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں طارق محمود!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ پنجاب حکومت کا 1681۔ارب روپے کا ریکارڈ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 ہے۔اس میں 550۔ارب روپے ترقیاتی پروگراموں کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! جو بھی بجٹ پیش کیا جاتا ہے تو وہ پچھلے سال کا 70 فیصد وہی ہوتا ہے اس میں وقت کے مطابق تبدیلی کی جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کے اوپر کوئی شک کی گنجائش نہیں۔اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت نے یہ کوشش کی کہ ہسپتالوں میں مفت ادویات ملیں۔ میں بھی کبھی کبھی چیک کرتا ہوں۔یہ پبلک ٹرانسپورٹ کا صرف سوال تھا کہ پاکستان میں پبلک ٹرانسپورٹ ہے تو ہماری حکومت نے ثابت کیا ہے کہ واقعی پبلک ٹرانسپورٹ ہوتی ہے اور لوگوں کو کم کرائے پر اچھی سہولت ملتی ہے۔

جناب سپکر! پچھلے سال جو بجٹ پیش کیا گیا اس میں جو فنڈز رکھے گئے، یہ حیرانی کی بات ہے کہ اس پر غور نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں غور کرنا چاہئے۔ ہم زراعت کی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ ہم نے جو تبدیلیاں کی ہیں اس کا ہمیں پھل بھی ملے گا۔ ہم نے جو تبدیلیاں نہیں کیں وہ ہمیں کر لینی چاہئیں۔ یہ بجٹ جو ہم بناتے ہیں اس کے بعد ہماری ترجیحات کچھ اور ہو جاتی ہیں۔ ہماری ترجیحات بھی بجٹ کے مطابق رہنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ نے اس دفعہ ایک بڑا اچھا کام کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام پارلیمنٹیرینز اپنی اپنی ترجیحات لکھ کر دے دیں۔ ہم نے انہیں ترجیحات لکھ کر دے دیں، میرا سوال صرف یہ ہے کہ وہ کدھر گئیں؟ تمام پارلیمنٹیرینز سے جب لکھی ہوئی ترجیحات لی گئی تھیں تو وہ کدھر گئی ہیں؟

جناب سپیکر! ہمیں بہتری کے لئے سوچنا ہے میں انتہائی افسوس سے یہ بات کرتا ہوں کہ کل اپوزیشن لیڈر جو پہلے بھی میرے ساتھ رہے ہیں، میرے colleague رہے ہیں اور آج بھی ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ ہم میں سننے کی برداشت بھی ہونی چاہئے۔ محترمہ وزیر خزانہ جب تقریر کر رہی تھیں تو جو ماحول یہاں پر تھا میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ ہم نے کل ان کی تقریر غور سے سنی ہے، انہوں نے جو صحیح باتیں کیں وہ ٹھیک تھیں لیکن جب ہماری باری آئے تو انہیں بھی سننا چاہئے اور جب ان کی باری ہو تو ہم بھی سنیں۔ ہمیں وہ ماحول اس اسمبلی میں دکھانا پڑے گا جو لوگ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم اگر کوئی تبدیلی اور بہتری چاہتے ہیں تو ہمیں یہ ماحول دکھانا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں 1988 میں اسمبلی میں آیا تھا اور آج بھی اس اسمبلی میں ہوں۔ آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ غریب آدمی کے پاس انصاف نہیں ہے۔ یہاں اتنا مہنگا انصاف ہے کہ یقین جانئے کہ سائل بے چارہ در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ ہمیں اس میں تبدیلی لانے کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تبدیلی کیسے آ سکتی ہے؟ یہ تبدیلی اس طرح آ سکتی ہے کہ جو لوگ پاکستان میں stakeholders ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس اقتدار ہے، جو سمجھتے ہیں کہ ہم اقتدار میں آنے والے ہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ ہمیں پبلک سپورٹ حاصل ہے۔ ان سب کو مل بیٹھ کر سوچنا پڑے گا کہ پاکستان میں کس طرح ہم بہترین انصاف لوگوں کو مہیا کر سکتے ہیں، ہم کیسے تبدیلی لا سکتے ہیں؟ میری جو سوچ ہے کہ ہم سب سے پہلے اپنی پبلک اور سوسائٹی کو aware کریں کہ ہر آدمی میرٹ کی طرف آئے، انصاف کی طرف آئے اور اپنی

باری کا انتظار کرے۔ ہماری حکومت بالکل یہ ثابت کر دے کہ ہم نے انصاف ہر حال میں لوگوں تک پہنچانا ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

جناب سپیکر! میں اکثر یہ دیکھتا ہوں کہ لوگ بے چارے عدالتوں کے باہر کھڑے ہوتے ہیں کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو تمام وکلاء ہڑتال پر چلے جاتے ہیں اور تمام کیس ٹھپ ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمارا پڑھا لکھا طبقہ ہے۔ ہم ہیلتھ پر کتنا خرچ کر رہے ہیں لیکن ہمارے ڈاکٹر ہڑتال پر چلے جاتے ہیں، ہم ایجوکیشن پر کتنا پیسا خرچ کر رہے ہیں لیکن ہمارے ایجوکیشن والے ہڑتال پر چلے جاتے ہیں۔آج ہر پاکستانی اور ہر پنجابی شہری کو سوچنا پڑے گا کہ میں گورنمنٹ سے کتنی تنخواہ لیتا ہوں اس کے بدلے میں، میں اسے کیا دیتا ہوں۔ ہمیں سوچ تبدیل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس میں بہترین کردار ہماری حکومت ادا کر سکتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم یہ کہیں کہ ہم زراعت کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو آپ یہاں پر تقاریر نکال کر دیکھ لیں کہ پچھلے جتنے بجٹ ہیں ان کی تقاریر دیکھ لیں ہم یہ کہتے رہے کہ زمیندار کو سولر ٹیوب ویل دے دیں۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اگر آج ہمارے زمیندار کو سولر ٹیوب ویل ملا ہوتا چاہے اس سے پیسے اقساط میں لے لیتے تو آج وہ بے چارہ اپنا ٹیوب ویل چلا کر اپنی زمین کو آباد کر سکتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ زمیندار کو سستی بجلی دی جائے۔ یہ سستی بجلی پوری دنیا میں تمام زمینداروں کو دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم پورے پنجاب کے ماحول میں تبدیلی جنگلات کی وجہ سے لا سکتے ہیں۔ میں پچھلے دنوں جنگلات کے حوالے سے امریکہ کے ایک زمیندار کی رپورٹ دیکھ رہا تھا کہ اس کی ایک مربع زمین تھی اس میں سے پانچ ایکڑ پر اس کا جنگل ہے۔ وہ اس میں سے ایک درخت بھی نہیں لے سکتا۔ وہ جنگل گورنمنٹ کے کاغذات میں موجود ہے جو اسی زمیندار کا ہے لیکن اگر وہ ایک درخت بھی اس میں سے لے گا تو اس سے پہلے گورنمنٹ سے اجازت لے گا۔ زمیندار جس کی زمین ہے اس کو اسلحہ لائسنس کی کوئی ضرورت نہیں وہ اپنے لوگوں کو خود دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے اور میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ انصاف کے لئے تمام سربراہوں کو بیٹھ کر اس ملک کی غریب عوام کو انصاف کی فراہمی کے لئے سوچنا چاہئے کہ ہم کس طرح لوگوں کو انصاف دے سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے، آپ نے اور ان سارے بھائیوں نے ٹی وی پر مشرف کو انصاف مانگتے ہوئے دیکھا، ہم نے زرداری صاحب کو انصاف مانگتے ہوئے دیکھا، ہم نے میاں محمد نواز شریف کو انصاف مانگتے ہوئے دیکھا اور ہم خود مانگتے رہے۔ آج ہم برسر اقتدار ہیں اور ہمارے پاس mandate ہے۔ آج ہم سب سر جوڑ کر کیوں نہیں سوچتے کہ ہم عام آدمی کو انصاف کس طرح دے سکتے ہیں۔ یہ آسان سا کام ہے ہمیں کمیونٹی میں تبدیلی لانا پڑے گی۔ لوگوں کو ضمیر کے مطابق کھڑا ہونا ہوگا۔ اب وقت آگیا ہے کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر ڈالا جائے۔ ہم اپنے ضمیر کے مطابق کام کریں اور ہر آدمی سوچ لے کہ میں نے بالکل صحیح کام کرنا ہے۔ ہمارے لوگ سوچتے کیا ہیں؟ میرے پاس لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ درجہ چہارم میں بھرتی کرادیں۔ وہ درجہ چہارم کا اس لئے کہتے ہیں کہ کام نہ کرنا پڑے اور تنخواہ مل جائے۔ اگر ہماری سوچ تبدیل ہو جائے تو یقین جانئے کہ پاکستان سے کوئی اچھا ملک نہ ہے۔ یہاں وسائل کی کمی نہیں ہے یہاں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بھی انصاف کریں۔ آپ ٹائم کے ساتھ انصاف کریں۔ مہربانی کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے تو ہمیشہ ہی انصاف کی بات کی ہے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ کے والد صاحب بھی ماشاء اللہ ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ میری جو ضروری باتیں ہیں وہ یہ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! سب نے بات کرنی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا غصے میں آکر بیٹھ گئے ہیں یا ویسے ہی مہربانی کی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو سپیکر کا حکم ہے وہ ٹھیک ہے۔ میں پارلیمنٹیرین ہوں اور میں نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔ آپ نے جب کہہ دیا ہے تو میرے لئے کافی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی ہے۔ چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بجٹ پر اپنی معروضات پیش کرنے کا وقت عنایت فرمایا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ حکومت کا نصب العین عوامی بہبود، مساوی معاشی ترقی اور انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کے لئے یہ بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ 17-2016 کا بجٹ انہی ترجیحات کے گرد گھومتا ہے تو اللہ کرے میری دعا ہے کہ یہ بھی ایسا ہی ثابت ہو۔ میں اپنی معروضات دو

باتوں کے گرد رکھوں گا،اس میں ایجوکیشن اور زراعت کی بات کروں گا اور میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر! میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہمارے قائد پنجاب، خادم پنجاب innovative قسم کے آدمی ہیں اور نئی نئی چیزیں ایجاد کرتے ہیں تو اس پر اپوزیشن کی طرف سے بڑا اعتراض آتا ہے کہ فلاں نہیں چل رہا اور فلاں نہیں چل رہا تو جب بھی کوئی نئی چیز معرض وجود میں آتی ہے تو اس پر چھوٹے موٹے نقائص رہ جاتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایجوکیشن کو ترجیح دی ہے اس کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ ایک انقلابی لیڈر نیلسن منڈیلا کا ایک قول میں quote کروں گا وہ فرماتے ہیں کہ:

> Education is the most powerful weapon which you can use to change the world.

جناب سپیکر! اس پر جن ملکوں نے کام کیا ہے مثال کے طور پر برازیل میں ایجوکیشن کو ترجیح دی گئی اور ایجوکیشن پر invest کیا گیا تو انہوں نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ اقوام عالم میں سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ ایجوکیشن کو ترجیح دی جائے۔ جو قومیں ایجوکیشن میں آگے ہیں وہ دنیا کے سارے میدانوں میں آگے ہیں اور دنیا پر rule کر رہی ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خاص طور پر grass root level پر یعنی سکولز ایجوکیشن سے اس کو ٹھیک کرنے کی کاوشیں شروع کی ہیں۔ سکول ایک بنیادی tier ہے جہاں سے اصلاح ہوتی ہے اور سکولوں کو ٹھیک کرنے کے لئے انہوں نے 312.8 بلین روپیہ رکھا ہے اور اس کے لئے focus school education ہے۔ اس فنڈ کو 33 ملین سے 47 ملین تک بڑھایا بھی گیا ہے اور سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کروں گا کہ مجھے بھی اس دشت میں بڑا عرصہ گزرا ہے تو میں نے اس طرح کا ایجوکیشن میرٹ پہلے کبھی نہیں دیکھا جو کہ ہمارے وزیر اعلیٰ نے introduce کروایا ہے۔ وہ کیا ہے؟ یہاں پر میرے حکومتی اور اپوزیشن کے بھی colleagues بیٹھے ہوئے ہیں، ایجوکیشن میں جتنے ٹیچرز بھی بھرتی ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے میرٹ پر بھرتی ہوئے ہیں ایسی مثال پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ جب بنیاد صحیح ہو گی تو سارے معاملات ٹھیک ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اپوزیشن بنچوں کی طرف سے کوئی شاباش نہیں آئی ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے میرے بھائی نے desk بجا دیا ہے تو شکر ہے کہ انہوں نے اس بات کو accept کیا ہے۔ دانش سکول پر بڑی تنقید ہوتی رہی ہے کہ بجٹ کے سارے پیسے دانش سکول پر لگا دیئے ہیں۔ میں نے لاہور میں دانش سکول کا ایک function attend کیا تھا وہاں پر ایک بچی نے تقریر کی جو کہ میں سن کے حیران رہ گیا اس کی ماں ہے، نہ ہی باپ ہے اور اس بے چاری کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کو سکول میں داخل کروایا اس نے نہ صرف پاکستان میں بلکہ اپنی قابلیت کا لوہا پاکستان سے باہر جا کر بھی منوایا اور دنیا نے اس بات کو مانا کہ ایک ایسا بچہ جو کہ لاوارث ہے اس کو بھی پڑھانے والا کوئی لیڈر پاکستان میں موجود ہے۔ میرا خیال ہے کہ کسی اچھی بات کی تائید بھی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرا سکولوں کا انفراسٹرکچر ٹھیک کرنے کی بڑی کوشش کی گئی ہے ان میں نئے کمرے بن رہے ہیں، اس پر بہت کام ہو رہا ہے تو یہ سارا کام ہم کو پتا نہیں نظر کیوں نہیں آتا اس کی مجھے سمجھ نہیں آتی؟ اس کے علاوہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کس کو نظر نہیں آتا؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اپوزیشن کو نظر نہیں آتا۔ ایک میگا پراجیکٹ "لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم" پٹواری کلچر سے جان چھڑانے کے لئے introduce کروایا گیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کیونکہ آپ خود زمیندار ہیں کہ ایک زمیندار کو فرد لینے کے لئے کتنا رُلنا پڑتا تھا تو انہوں نے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کر کے بہت آسانی کر دی ہے۔ میں اپنے چھوٹے بھائی طارق صاحب سے پوچھ رہا تھا کہ کبھی آپ اس کمپیوٹر سنٹر گئے ہیں تو انہوں نے بتایا ہے کہ ہاں میں بھی گیا ہوں۔ گوجرانوالہ میں نے خود ایک سنٹر کا visit کیا ہے۔ بندے کی آمنے سامنے بیٹھ کر deal ہو جاتی ہے، کسی پٹواری کی ضرورت ہے نہ کسی اور کی ضرورت ہے۔ یہ سسٹم بہترین چل رہا ہے اگر کوئی چھوٹی موٹی خامی یا کمی رہ گئی ہے تو وہ بھی آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ نکل جائے گی تو جو innovator ہے اس کی کم از کم تعریف ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بڑا اعتراض آتا ہے کہ پولیس کے نظام میں بہتری لانے کے لئے سارا بجٹ ان کو دے دیا ہے۔ پاکستان اور پنجاب کے اندر اتنے challenges ہیں اور دہشت گردی عام ہے۔ امن عامہ کی حالت یہ ہے کہ رات کو بندہ سکون کے ساتھ سو نہیں سکتا اگر پرانی وہی ڈنڈے والی روایتی پولیس ہو گی تو کیا اس سے کام ہو گا، اس کے لئے سی ٹی ڈی اور ڈولفن فورس بنائی گئی ہے تاکہ عوام کو تحفظ دیا جائے۔ آپ عوام کو اگر سونے کی سڑکیں بھی بنا دیں لیکن وہ رات کو سکون کے ساتھ سو بھی نہ

سکیں تو اس میں کسی حکومت کی کیا کارکردگی ہے؟ حکومت کی جو بنیادی ترجیح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ عوام امن عامہ اور تحفظ محسوس کریں اور رات کو سکون کی نیند سوئیں تو اس پر اتنا کام ہو رہا ہے جو کہ سب نے دیکھا ہے اور دیکھ بھی رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں جہاں پر کوئی خرابی ہے اس کو بھی ساتھ ساتھ point out کرنا چاہوں گا کہ بندوق کا اصل کمال نہیں ہوتا بلکہ بندوق چلانے والا بہترین ہونا چاہئے تو وہاں implementation میں تھوڑی کمی ہے تو وہ بندوق چلانے والوں کو صحیح کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ کام صحیح طریقے سے اور implementation ٹھیک طریقے سے کریں۔ قوانین سارے ہی اچھے ہوتے ہیں لیکن ان پر implement کرنا اصل کام ہوتا ہے۔ اس میں کمی دور کرنی چاہئے۔ میں نے تو ابھی بات شروع کی ہے اور آپ نے گھنٹی بھی بجا دی ہے۔ "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" کے ذریعے اس وقت جو صوبے کے اندر انقلاب آ رہا ہے اس سے بھی بہت زیادہ بہتری آ رہی ہے۔ اس میں جو کمی کوتاہی ہے وہ بھی میں ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ وزیراعظم پاکستان نے 55۔ارب روپے کی زمینداروں کو جو سبسڈی دی ہے وہ قابل تعریف ہے اور 100۔ارب روپے کا جو package وزیراعلیٰ نے دیا ہے وہ بھی قابل تعریف ہے لیکن زراعت میں do more کی ضرورت ہے۔ اس پیشے سے میرا بھی تعلق ہے اور پچھلے دو سال سے جو حالت مونجی اور کاٹن کے کاشتکار کی ہوئی ہے اس کے بارے میں میرے سارے بھائی جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا حالات گزرے ہیں تو ان کو compensate کرنے کے لئے یہ کاوشیں تو بہت ضروری ہیں لیکن اس میں do more ہونا چاہئے اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے اس پر کام ہونا چاہئے۔ No doubt کہ انٹرنیشنل لیول پر اجناس کا ریٹ نیچے آیا ہے۔

جناب سپیکر: جب آپ do more کا نام لیتے ہیں تو کچھ اور یاد آ جاتا ہے اس لئے اس کو کچھ اور ہی کہہ دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کو امریکہ یاد آ رہا ہے؟ ہم پاکستان میں رہتے ہیں اور میں پاکستان کی بات کر رہا ہوں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ international crisis کی وجہ سے اجناس کا ریٹ نیچے آیا ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اگر سر جوڑ کے بیٹھا جائے تو اجناس کا ریٹ صحیح کیا جا سکتا ہے۔ ہمارا problem یہ ہے کہ جب فصل زیادہ ہوتی ہے تو ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا ہے جب اس کی shortage ہوتی ہے پھر بھی ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا ہے اس کی وجہ ہماری امپورٹ ایکسپورٹ ٹھیک نہیں ہے تو آپ اپنی ایکسپورٹ کو صحیح کروائیں اور دنیا میں اپنی مارکیٹ create کریں تو ہماری گندم کسی سے کم نہیں ہے، ہمارا چاول کسی سے کم نہیں ہے اور یہ export item کاٹن اور چاول پاکستان کا gold

ہے اس کو کیش کروانے کے لئے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ایسی پالیسی بنانی چاہئے کہ ہمارے کاشتکار کا مداوا ہو سکے اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ ان کی اجناس کا ان کو صحیح ریٹ ملے۔ جتنے مرضی آپ ان کو package دے دیں جب تک اجناس کا ریٹ ٹھیک نہیں ہو گا تو ان کی حالت زار کبھی ٹھیک نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہماری یونیورسٹیاں خاص طور پر جو ایگریکلچر یونیورسٹیاں ہیں وہ ریسرچ میں بہت پیچھے ہیں اس لئے ان کو فیلڈ کے ساتھ attach کر کے ریسرچ کی جائے جو کہ فیلڈ کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ اس کے علاوہ میں چھوٹی چھوٹی دو چار باتیں عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک ہماری حکومت کا بڑا طرہ امتیاز ہے کہ ہم سرکاری ملازمین کا بہت خیال رکھتے ہیں ان کی تنخواہ میں ہر بجٹ میں 10/20 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس کے طریق کار پر میں نے پچھلے بجٹ میں بھی عرض کی تھی شاید محترمہ وزیر خزانہ کو میں اپنی بات سمجھا نہیں سکا یا ان کو سمجھ نہیں آئی یہ تو وہی بتا سکتی ہیں۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ یہ جو ہم نے 10 فیصد تنخواہ بڑھائی ہے۔ کیا آپ میری بات سن رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں تو غور سے سن رہا ہوں لیکن میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحبہ دونوں آپ کی بات نہیں سن رہے تو میں ان کو ٹوکنے لگا تھا۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! جو 10 فیصد تنخواہ بڑھائی جاتی ہے مثال کے طور پر ایک بندہ 2 لاکھ روپے تنخواہ لیتا ہے تو اس کی 20 ہزار روپے تنخواہ بڑھے گی لیکن ایک بندہ جو 10 ہزار روپے تنخواہ لیتا ہے تو اس کی ایک ہزار روپے بڑھے گی۔ کیا مہنگائی 10 ہزار روپے تنخواہ والے کو effect نہیں کرتی؟ تنخواہ بڑھانے کی بجائے اس کا نام آپ مہنگائی الاؤنس رکھیں اور at par سب ہی کو دیں تاکہ چھوٹے ملازم کی حالت بھی بہتر ہو سکے۔ بجٹ کے آخری صفحے کے اوپر جو شعر لکھا ہے کہ:

دشوار تر ہے جن کے لئے روز و شب کا بوجھ
ان کے لئے حیات کو آساں کریں گے ہم

یہ ایمانداری سے بتائیں کہ کیا آپ آسان کر رہے ہیں؟ اگر آسان کرنا ہے تو چھوٹے ملازم کا ہاتھ پکڑیں۔

جناب سپیکر: چلیں، میرے خیال میں اتنی ہی بات کافی ہے۔ اب آپ wind up کریں۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ میں آخری بات کروں گا کیونکہ اب آپ کا حکم آ گیا ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں پنشنرز کے حوالے سے یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ پوری دنیا میں بزرگ شہریوں کا بڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پنشن کے اندر computation کی مد میں ایک

مخصوص رقم کاٹی جاتی ہے جو کہ 15 سال کے بعد دی جاتی ہے۔اس کے اوپر سپریم کورٹ نے فیصلہ کر دیا ہے جس پر مرکزی حکومت اور دوسری صوبائی حکومتیں عمل کرتے ہوئے یہ سہولت بھی دے رہی ہیں لیکن ہمارا محکمہ خزانہ پنجاب میں اس سہولت کوimplement نہیں کر رہا۔ یہ بات معزز پارلیمانی سیکرٹری لکھ لیں۔ یہ ہائی کورٹ میں بھی معاملہ اٹھا ہے اور ہائی کورٹ نے متعدد بار یہ ہدایت کی ہے کہ 75 سالہ عمر رسیدہ لوگوں کو تنگ نہ کیا جائے اور ان کی اپیل منظور کی جائے۔ان گزارشات کے ساتھ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ رخسانہ کوکب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں عرفان دولتانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔اب میرے خیال میں پھر دوبارہ سے نام شروع کرنے پڑیں گے۔ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کا شکریہ

جناب سپیکر: ذرا مہربانی کرکے ٹائم کا خیال رکھئے گاand this I tell youاس سے آگے آپ کو ٹائم نہیں ملے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! راستے بند تھے اس لئے بڑی مشکل سے پہنچی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سب لوگ اُدھر سے ہی آرہے ہیں، آپ اکیلی نہیں آئیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔بجٹ 17-2016 ایک ایسا بجٹ ہے جو کہ معیشت کے پروان کے لئے ایک انقلابی حیثیت رکھتا ہے۔ایک طرف ملک کی معاشی، سماجی اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف احسن قدم ہے تو دوسری طرف حکومت ایک ایسی بنیاد رکھ رہی ہے جو آئندہ آنے والے دنوں میں اس صوبے کی ترقی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔مالی سال 17-2016 کے بجٹ کا کل حجم 1681۔ارب 41 کروڑ روپے ہے جس میں NFC ایوارڈ کے تحت 1039۔ارب 91 کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔ صوبہ پنجاب کی مختلف مدات سے آمدنی 641۔ارب 50 کروڑ روپے حاصل ہو گی جس میں ٹیکس ریونیو، نان ٹیکس ریونیو اورcapital receipts شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں اخراجات کے حوالے سے بات کروں گی جس میں 550۔ارب روپے ترقیاتی بجٹ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ اس حکومت کا سب سے بڑا احسن قدم ہے کیونکہ ترقیاتی کاموں سے بڑی بڑی سڑکیں بنے گئیں اور ویسے بھی سڑکات کا جال بچھایا جا رہا ہے۔اس سے foreign

investors آئیں گے، کسان کی منڈیوں تک رسائی آسان ہو گی اور نتیجتاً عوام کو سستے داموں چیزیں فراہم ہوں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور حکومت کی حکمت عملی یہ ہے کہ کسانوں کو زیادہ سے زیادہ facilitate کیا جائے حالانکہ تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ 50-ارب روپے کی خطیر رقم کسانوں کے لئے مختص کی گئی ہے تاکہ cultivation زیادہ سے زیادہ بڑھے کیونکہ ہمارا ملک ایک زرخیز اور زرعی ملک ہے۔ جب پیداوار زیادہ ہو گی تو export بڑھے گی جس سے نتیجتاً کسان بھی خوشحال ہو گا اور عوام بھی خوشحال ہو گی۔ اب میں بجٹ ترجیحات کی طرف روشنی ڈالوں گی۔ سوشل سیکٹر کی ترقی اوّلین ترجیح ہے جس میں تعلیم، صحت، صاف پانی کی فراہمی، sanitation، وومن ڈویلپمنٹ اور سماجی تحفظ شامل ہیں جس کے لئے 168-ارب 87 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 31 فیصد ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار صحت مند افراد پر منحصر ہوتا ہے۔ حکومت نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے شعبہ صحت کے لئے پاکستان میں پہلی دفعہ 43-ارب 83 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے جو کہ رواں مالی سال سے 43 فیصد زیادہ ہے۔ حکومت کی seriousness کا اسی سے پتا چلتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ عوام کو doorstep پر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور modern equipment دیئے جا رہے ہیں جس میں فزیو تھراپی اور ڈینٹل سنٹر سمیت ایک ہی چھت تلے قائم کئے جا رہے ہیں۔ یورپ، امریکہ اور کہیں بھی اتنی health care facility نہیں ہے جبکہ ایمرجنسی کے لئے بھی ایک ایک ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ تمام ہسپتالوں میں beds کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ صاف پانی کی فراہمی کی گئی ہے تاکہ ہیپاٹائٹس اور gastro-enteritis جیسے موذی امراض سے بچا جا سکے اور preventive measures لئے جائیں۔

جناب سپیکر! حدیث مبارکہ میں ہے کہ "علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے" علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے تعلیم پر سب سے زیادہ توجہ دی ہے۔ سکول ایجوکیشن priority پر ہے جس کے مختلف نوعیت کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 56-ارب 76 کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کے مقابلے میں 71 فیصد زیادہ ہے۔ تعلیم کے لئے جو انقلابی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" اس بات کی غمازی کر رہا ہے۔ جب پرائمری سکول سے بچوں کو بہتر تعلیم و تربیت

فراہم کی جائے گی تو ساتھ ساتھ ان کو جدید خطوط پر استوار تعلیم اور تربیت بھی حاصل ہو گی کیونکہ تعلیم کے ساتھ جب تربیت ہو گی تو ایک balance معاشرہ آپ کے سامنے آئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خواتین کی شمولیت کے بغیر ملک کی ترقی کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اسی لئے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ترجیحات عورتوں کی empowerment ہے۔ ان کی بہبود کے لئے تقریباً 4.2 ارب کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ ملازمتوں میں 15 فیصد پہلے ہی کوٹہ دے چکے ہیں جبکہ ڈے کیئر سنٹر کا قیام عورتوں کی بہبود کے لئے ہی ہے۔ خواتین کی بہبود اور ان کی ترقی کے لئے حقیقی اقدامات اٹھائے گئے ہیں تاکہ خواتین معاشرے میں باعزت اور بلند مقام حاصل کریں۔

جناب سپیکر! میں عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، فنانس منسٹر اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتی ہوں جن کی دن رات انتھک محنت سے پنجاب ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور پوری دنیا میں وزیر اعلیٰ کی انتھک محنت کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ یورپ، برطانیہ اور ہر جگہ پر وزیر اعلیٰ کی کاوشوں کو سراہا جا رہا ہے اس لئے میں انتھک وزیر اعلیٰ کے لئے ایک شعر پیش کرتی ہوں۔ یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے لئے ہی ہے۔

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُردم ہے اگر تُو، تو نہیں خطرہ اُفتاد
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! یہ proper شعر نہیں ہے۔ انہوں نے اس میں لفظ proper استعمال نہیں کئے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! حضرت ابو بکر صدیقؓ کا واقعہ تھا جس کو قائد حزب اختلاف نے حضرت عمرؓ کا واقعہ بنا دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی بیگم سے کہا کہ آپ نے حلوہ کیسے بنا دیا تو انہوں نے کہا کہ بس تھوڑا تھوڑا آٹا جمع کر کے اس میں سے سوجی نکال کر حلوہ بنایا ہے۔ قائد حزب اختلاف بات غلط کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کو ایسی کیا بات کر دی ہے کہ آپ ایک دم اٹھی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ان کو بھی پڑھ کر آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فاطمہ فریحہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب طارق مسیح گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد وحید گل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب خالد غنی چودھری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب احمد خان بلوچ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیراعلیٰ کا مشکور ہوں اور محترمہ وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ پہلی دفعہ اس بجٹ میں کسان کے لئے کچھ رکھا گیا ہے، وعدہ تو وزیر صاحبہ نے پچھلے بجٹ میں کیا تھا، چلیں اس بجٹ میں کسان کے لئے کچھ نہ ہو سکا لیکن اس بجٹ میں کسان کے لئے جو کچھ رکھا گیا ہے جس پر میں وزیراعلیٰ اور ان کی تمام ٹیم کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! میں 1985 سے ایم پی اے آرہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ پہلی دفعہ کسی بجٹ میں کسان کے متعلق کچھ رکھا گیا ہے، اس کے مسائل حل کئے گئے ہیں، کھادوں کی بجٹ میں قیمت پہلی دفعہ کم کی گئی ہے، بجلی کی قیمت بھی پہلی دفعہ کم کی گئی ہے اور زرعی آلات پر بھی ٹیکس پہلی دفعہ اس بجٹ میں ختم کئے گئے ہیں تو اللہ کرے اس پر عمل ہو جائے۔ یہ نہ ہو کہ جیسے اپوزیشن والے کہتے تھے کہ یہ "جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" تو اللہ کرے یہ جھوٹ نہ ہو اور یہ سچ ثابت ہو جائے انشاء اللہ۔ ہمیں امید ہے کہ جو کچھ کسانوں کے لئے رکھا گیا ہے اس پر عمل ہو گا اور کسان خوشحال ہو گا کیونکہ کسان کی خوشحالی میں ہی ملک کی خوشحالی ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ ٹیکسٹائل ملوں کو باہر سے روئی کی گانٹھیں خریدنے کی اجازت دی جاتی ہے اور ان کے تمام taxes ختم کر دیئے جاتے ہیں۔ جب روئی باہر سے آ جاتی ہے تو ginner پریشان ہوتا ہے اور وہ کاشتکار کی روئی خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوتا لہٰذا اس چیز پر ضرور توجہ دی جائے کہ اگر ہم روئی کو باہر کے ملک سے اور انڈیا سے خرید کر اپنے ملک میں لائیں گے تو پھر ہماری اپنی روئی کو کوئی نہیں خریدتا جس سے کاشتکار کو صحیح rate نہیں ملتا اور کاشتکار پریشان ہو جاتا ہے۔ مہربانی کر کے اس پر پابندی لگائیں کہ جب تک اپنے کاشتکار کی روئی خرید نہ کی جائے اس وقت تک باہر سے روئی منگوانے کی اجازت نہ دیں۔ یہ کرتے کیا ہیں کہ تمام taxes ختم کروا لیتے ہیں اور بہانہ یہ کرتے ہیں کہ اپنے ملک میں روئی کی کمی ہے اور تمام taxes معاف کروا کے روئی باہر سے لے

آتے ہیں جس سے کاشتکار کا سخت نقصان ہوتا ہے۔ جب کاشتکار کی روئی کوئی نہیں لیتا تو پھر کسان پریشان ہو کر سڑکوں پر آتا ہے۔ اتنا اعلیٰ بجٹ اور اتنی اعلیٰ مراعات کسان کو دے کر اگر روئی کو باہر سے خریدنے کی اجازت دے دی تو کسان کو دی گئی سب مراعات ختم ہو جائیں گی اور ان کا کسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

جناب سپیکر! بجٹ میں سب سے اچھا آئٹم صاف پانی کا دیا گیا ہے کہ ملک میں جتنی بیماریاں ہیں وہ صاف پانی کی وجہ سے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بلوچ صاحب! صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں اور صاف پانی کی وجہ سے نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! جی، صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ بیماریاں پھیلتی ہیں جس میں ہیپاٹائٹس وغیرہ ہے۔ جس طرح وزیراعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ اب صاف پانی ہر بستی اور ہر گھر تک انشاء اللہ پہنچے گا۔ اگر یہ صاف پانی پنجاب کے ہر گھر میں پہنچ گیا تو میں کہتا ہوں کہ بے شک ہسپتالوں کے لئے رقم نہ رکھیں اور جو نئے ہسپتال بناتے ہیں وہ نہ بنائیں بلکہ وہ پیسے صاف پانی پر خرچ کریں تو انشاء اللہ ہسپتالوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ہسپتال بنانے کی بجائے یہ صاف پانی انتہائی ضروری ہے لہٰذا نئے ہسپتال نہ بنائیں بلکہ صاف پانی ہر گھر میں پہنچائیں تو انشاء اللہ اس سے بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔ میں نے اس بجٹ میں پڑھا ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ کے لئے چھ کنال کا ایک اور طریقہ نکل رہا ہے جبکہ پہلے دس مرلے میں فلٹریشن پلانٹ لگا دیا جاتا ہے۔ اب چھ کنال میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جائے گا اور ٹینکی بنائی جائے گی جس سے پائپوں کے ذریعے دور دور تک ساتھ والی آبادیوں میں پانی سپلائی کیا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ کامیاب نہیں ہو گا کیونکہ راستے میں لوگ پائپوں کو "کٹ" کر لیتے ہیں اور راستے میں سبزیاں کاشت کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے مویشیوں کے لئے بھی پانی جمع کر لیتے ہیں جبکہ اس طریقے سے خراب پانی بھی پائپوں کے ذریعے آگے چلا جاتا ہے اور صاف پانی فراہم کرنے کے لئے جتنی محنت کی ہوتی ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ پہلے والے طریقے یعنی دس مرلے میں لگنے والے واٹر فلٹریشن پلانٹ سے بالکل صاف پانی لوگوں کے گھروں تک پہنچتا ہے لہٰذا اس نئی تجویز پر عمل نہ کریں کیونکہ اس سے پھر وہی پرانا واٹر سپلائی والا حال ہو گا جس سے صاف پانی لوگوں کے گھروں تک نہیں پہنچے گا۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کا بہت اچھا بجٹ ہے اور ضرورت کے مطابق بجٹ دیا گیا ہے۔ مجھے اس حوالے سے ایک افسوس ہے کہ ہمارا 12۔ارب روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ میں نے پچھلے بجٹ میں بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ 12۔ارب روپے جو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو دے رہے ہیں یہ بالکل ضائع ہو رہا ہے کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تعداد غلط دے رہے ہیں اور سکول بنانے کی شرائط پر بھی عمل نہیں کر رہے۔ افسوس کی بات یہ ہے یہ "ون مین شو کی سکیم" ہے جسے کوئی چیک کرنے والا نہیں ہے۔ وہ کرتے کیا ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم 2۔ارب روپے دے رہے ہیں اور 2۔ارب روپے کا لالچ دے کر حکومت کے 12۔ارب روپے ضائع کر رہے ہیں۔ میں یہ بات ہاؤس میں کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے کمیٹی کیوں نہیں بنائی جاتی، اس کے لئے مقامی ضلع کے ای ڈی او کو، مقامی ضلع کے ڈی سی او اور مقامی حلقہ کے ایم پی اے کو اگر کمیٹی میں شامل کر دیں جو چیک کرے کہ کیا وہ سکول جائز اور صحیح ہے؟ آیا ایک کلو میٹر کا جو فاصلہ مقرر ہے کہ اس میں سرکاری سکول نہ ہو۔ ایک، ایک کلو میٹر میں انہوں نے تین، تین سکول بنا لئے ہیں، وہ 8/7 لاکھ روپے ماہانہ کما رہے ہیں اور حکومتی پیسے ضائع کر رہے ہیں تو خدارا ہمارے خون پسینے کی 12۔ارب روپے کی کمائی کو بچایا جائے۔ میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے اور کبھی کسی نے چیک نہیں کیا کہ یہ 12۔ارب روپے جو ہم دے رہے ہیں یہ کیسے خرچ ہو رہا ہے۔ اسے ضائع نہ کریں اور مہربانی کر کے اسے ضرور چیک کریں کیونکہ جو تعداد میں نے بچوں کی بتائی ہے وہ وہاں نہیں ہے اور جو ٹیچرز لگے ہوئے ہیں وہ بھی میٹرک پاس ہیں۔ وزیراعلیٰ کے مقرر کئے گئے میرٹ کے مطابق ٹیچرز نہیں ہیں۔ بی ایڈ ٹیچرز نہیں ہیں، بی اے ہیں، ایف اے ہیں اور میٹرک پاس ٹیچرز ہیں۔ ٹیچرز صحیح ہیں، ان کے پڑھانے کا طریقہ صحیح ہے اور نہ ان کی بلڈنگ صحیح ہیں تو خدارا اس کے لئے کمیٹی بنا کر اسے چیک کریں کیونکہ 12۔ارب روپے کی رقم تھوڑی نہیں ہے بلکہ بہت زیادہ رقم ہے اس لئے اسے ضرور چیک کریں۔

جناب سپیکر! چونکہ میری باری تو سوموار کو تھی لیکن جناب نے حکم دیا ہے تو میں آخری بات کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ پولیس میں بھی ایک مہربانی کریں کہ پولیس میں انسپکٹرز تو لائن میں بیٹھے ہیں اور سب انسپکٹرز ایس ایچ او لگے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ کریں اچھے اور شریف انسپکٹرز کو ایس ایچ او کیوں نہیں لگایا جاتا؟ اس لئے نہیں لگایا جاتا کہ وہ پیسے تھوڑے دیتے ہیں اور سب انسپکٹرز صاحبان پیسے زیادہ دیتے ہیں۔ خدا کے لئے اس طرح نہ کریں اور انسپکٹرز ایس ایچ او لگائے جائیں۔ اگر اس ضلع میں انسپکٹرز نہیں ہیں تو پھر ضرور سب انسپکٹرز کو ایس ایچ او لگائیں۔ اگر انسپکٹرز موجود ہیں اور سب

انسپکٹرز کو ایس ایچ او لگانا تو پھر وہی بات ہے نہ کہ نیلامی ہوتی ہے اور جو تھانوں میں ایس ایچ او لگنے کے زیادہ پیسے دیتا ہے اسے ایس ایچ او لگا دیا جاتا ہے۔ یہ ظلم نہ کریں کیونکہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے جس سے ناانصافی پیدا ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے بار بار کہا ہے لیکن چالان چودہ دن میں عدالت نہیں جا رہا حالانکہ پالیسی ہے کہ چودہ دن میں چالان ہر صورت عدالت میں جائے اور بے شک اسے چیک کریں۔

جناب سپیکر: پالیسی نہیں باقاعدہ قانون ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! چالان چودہ دن میں عدالت میں پیش نہیں کر رہے اس سے بہت زیادتی ہو رہی ہے دوسرا انوسٹی گیشن کا طریق کار غریب اور شریف آدمی کے لئے بہت مشکل ہے۔ وہ باقاعدہ درخواست دے اس کے لئے بورڈ بٹھانے میں مہینہ لگتا ہے مہینے میں پولیس والے پیسے لے کر جس کو سزا کرنی ہوتی ہے یا چالان کرنا ہوتا ہے یا جیل بھیجنا ہوتا ہے اُس کو بھیج دیتے ہیں اور جس کو چھوڑنا ہوتا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ بورڈ مہینے کے بعد بیٹھتا ہے پھر اُس کی انوسٹی گیشن تبدیل ہوتی ہے غریب اور شریف آدمی کو انصاف نہیں مل رہا مہربانی کریں۔ اس کی پہلی جو انوسٹی گیشن ہے وہ کم سے کم ڈی پی او کو اختیار دے دیں کہ وہ پہلی تفتیش تبدیل کر سکیں تاکہ اُس غریب کو انصاف مل سکے میں صرف آخر میں یہی کہوں گا کہ جس طریقے سے ہمارے اپوزیشن کے بھائی جو کچھ بھی کہیں کسانوں کو سڑکوں پر نہیں لا سکیں گے۔ آپ تھانہ میں بھی غریب اور شریف آدمی کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور اُس کو انصاف ملنے لگ جائے اور عوامی نمائندے کی کوئی سن لے کہ غریب اور شریف آدمی کو جب انصاف تھانے میں نہیں ملتا تو وہ عوامی نمائندے کے پاس آجاتا ہے وہ وزیر اعلیٰ کے پاس نہیں جا سکتا عوامی نمائندہ جب تھانے میں فون کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں بے بس ہوں مجھے حکم ہے کہ آپ ایم پی ایز اور ایم این ایز کے کہنے پر کچھ بھی نہ کریں خدارا ہم تین لاکھ چار لاکھ آبادی کے نمائندے ہیں اگر ہمارے کہنے پر ایک غریب اور شریف آدمی کو انصاف ہی نہیں مل سکتا تو پھر عوامی نمائندے کے پاس اُن غریب اور شریف آدمی کو آنے کا کیا فائدہ؟ غریب آدمی کے عوامی نمائندے کے پاس آنے سے اُن کے مسائل اگر حل ہو جائیں تو جو کہتے ہیں انصاف بہت مشکل ہے میں کہتا ہوں بہت آسان ہو جائے گا، اگر عوامی نمائندے کو بھی اتنا اختیارات دے دیں اُس پر اعتبار کریں، اگر تین لاکھ آدمی نے اعتبار کیا ہے تو کم از کم انتظامیہ بھی اعتبار کرے، ہمارے وزیر اعلیٰ بھی ہم پر اعتبار کریں کہ ہم غلط نہیں کرتے کوئی نمائندہ ایسا نہیں ہوتا جو اپنے حلقے میں الیکشن لڑنے کے لئے غلط کام کرے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب سپیکر! عوامی نمائندے ہمیشہ اچھا کام کرتے ہیں۔ تو اُن کو اختیارات دیں۔ اس سے عوام کو فائدہ ہوگا، مسلم لیگ (ن) کا فائدہ ہوگا، اپنی پارٹی کا فائدہ ہوگا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان! آپ کا نمبر پہلا تھا لیکن آپ لیٹ آئے ہیں۔ جی، بولیں۔

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: منوّر صاحب! ٹائم کا خیال رکھیں مہربانی۔

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! بجٹ 2016 پر میں کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں ہماری حکومت نے جو بجٹ پیش کیا الحمد للہ جو بجٹ تقریر منسٹر صاحبہ نے پڑھی ہے اُس میں زرعی اصلاحات کے بارے میں اور زراعت کے بارے میں جو subsidies زمینداروں کو، کسانوں کو دی گئی ہیں اُس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ جو غریب کسانوں، زمیندار پر زرعی انکم ٹیکس لاگو کیا گیا ہے جو 2002 کی اسمبلی میں لگایا گیا تھا اور اُس سے پہلے تجاویز آئی تھیں۔ پورے پنجاب کے زمیندار اور کسان پریشان ہیں اس وقت زمینداروں اور کسانوں کی کیفیت یہ ہے کہ پچھلے تین سالوں میں زمینداروں اور کسانوں نے کچھ بھی earn نہیں کیا یقیناً ہماری حکومت اُن کو پٹرول اور ڈیزل کی مد میں بہت سی subsidies دے رہی ہے، کھادوں پر subsidy دی گئی ہے۔ اس بجٹ میں بڑا properly announce کیا گیا فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے بھی اور صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے بھی لیکن اس سے زمینداروں، کسانوں کی اشک شوئی نہیں ہو سکی۔ منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے اُس سے گزارش کروں گا کہ اس زرعی انکم ٹیکس کو جو آئی ایم ایف نے ہمارے غریب کسانوں پر لاگو کروایا ہے۔ میری یہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کو ختم نہیں کر سکتے تو دس سال کے لئے اس کو مؤخر ضرور کریں۔

جناب سپیکر! پختہ کھال بنائے جاتے ہیں، کبھی وہ 30 فیصد پر بنائے جاتے ہیں، کبھی وہ 40 فیصد بنائے جاتے ہیں اگر وہ مکمل کھال نہیں بناتے تو اس کا زمینداروں اور کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہے پچھلے

کئی سالوں سے ہم یہاں پر بار بار budget speeches میں بھی اور pre-budget میں بھی اور مختلف مواقعوں پر بھی جب بھی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا question day ہوتا ہے اُس دن بھی اس پالیسی کے بارے میں بار بار یہ گزارش کرتے رہے ہیں کہ پختہ کھالوں کی جو پالیسی بنائی ہوئی ہے اور پچھلے کئی سالوں سے یہ implement ہے اُس کو مہربانی کر کے review کیا جائے اور اس کی نئی پالیسی adopt کی جائے تاکہ زمینداروں، کسانوں کو زیادہ فائدہ ہو اور زیادہ سے زیادہ کھال پختہ ہو سکیں۔

جناب سپیکر! خادم اعلیٰ پنجاب نے جو رورل سیکٹر میں روڈز پروگرام شروع کیا ہے اُس پر میں وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں پچھلے پہلے سال میں روڈز پروگرام کے لئے 15۔ارب روپیہ رکھا گیا تھا پچھلے سال 30۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے اور اس سال 27۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے اس سے دیہاتوں کی صورتحال بہت مختلف ہوئی ہے۔ جہاں جہاں پر بھی یہ روڈز بنے ہیں وہاں کے دیہاتی لوگوں کو farm to market واقعتاً اُن لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے جبکہ پہلے یہ باتیں سنی جاتی تھیں کہ farm to market road بنائی گئی ہے وہ پتا نہیں چلتا تھا کہ کہاں پر بنی ہے لیکن اس دفعہ جو farm to market roads بنی ہیں وہ واقعی فارم سے مارکیٹ تک access ملی ہے۔ کارپٹ روڈ بنے ہیں تو دیہاتوں کو فائدہ ہوا ہے اور دیہاتوں میں خوبصورتی آئی ہے۔ اس کو اگر زیادہ سے زیادہ بہتر طریقے سے بنایا جائے اور اس کو تھوڑا سا اور وسیع کر دیا جائے اور اس کے لئے بجٹ اور زیادہ مختص کر دیا جائے تو وزیراعلیٰ اور محترمہ وزیر خزانہ کی پنجاب کے عوام پر خاص مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! پچھلے کئی سالوں سے نئے سکولز کی تعمیر نہیں ہو رہی اپ گریڈیشن بھی ہوتی ہے اور پرائمری سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے پچھلے کئی سالوں سے نئے پرائمری سکولز نہیں بنائے گئے تو میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ نئے پرائمری سکول بنانے کے لئے تھوڑی سی پالیسی کو تبدیل کیا جائے اور نئے پرائمری سکول بنائے جائیں۔ جہاں پر مڈل سکول ہیں اُن کو ہائی کیا جائے اور جہاں پر ہائی سکول ہیں اُن کو اگر آپ ہائر سیکنڈری نہیں کر سکتے تو جہاں پر adjoining آبادی اور وہاں کے جو feeding high schools زیادہ ہیں اور وہاں پر کالجز بنانے ضروری ہیں تو وہاں پر کالجز ضرور بنائے جائیں تاکہ پنجاب کے عوام اپنے بچوں اور بچیوں کو آسانی سے ہائر ایجوکیشن دلوا سکیں۔

جناب سپیکر! BHUs کی تعمیر و مرمت کا کام پچھلے کئی سالوں سے نہیں ہو رہا اور ادویات آخری مہینوں میں purchase کی جاتی ہیں جو مالی سال کے پہلے کئی مہینے ہوتے ہیں اُس میں BHUs میں

مریض جاتے ہیں۔RHCs میں جاتے ہیں،DHQs میں جاتے ہیں اور جو THQs میں جاتے ہیں اُن کو ادویات کی فراہمی میں اکثر و بیشتر پنجاب گورنمنٹ کی وجہ سے نہیں بلکہ وہاں کا جو purchasing کا میکانزم ہوتا ہے اُس کی وجہ سے face problems کرنا پڑتے ہیں تو میرا خیال ہے اس وقت محکمہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پوری طرح سے اس کو pursue کر رہا ہے، اس پالیسی کو review کر رہا ہے لیکن محترم وزیراعلیٰ کی خصوصی نظر کرم کی ضرورت ہے کہ جیسے ہی مالی سال شروع ہو اُسی وقت فوراً ادویات خریدی جائیں اور وہاں پر متعلقہ ہسپتال میں چاہے وہ BHUs,RHCs,THQs, اور DHQs ہوں وہاں پر provide کر دی جائیں تاکہ غریب اور ضرورت مند مریضوں کو فائدہ ہو سکے۔ ہسپتالوں کی چار دیواریاں اور وہاں کے کواٹرز وغیرہ بڑی بری طرح سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس طرح سے محکمہ تعلیم نے بڑا special initiative لیتے ہوئے حکومت نے toilet blocks بنائے ہیں وہاں کی boundary walls بنائی ہیں، safety walls بنائی ہیں اور جو ناگفتہ بہ حالت میں بلڈنگز تھیں اُن کو ٹھیک کیا گیا ہے۔ اس پر میں وزیراعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن جو ہمارے دیہاتی ہسپتالز ہیں اُن کی ناگفتہ بہ صورتحال کو بھی بہتر کرنے کی از حد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! دیہاتوں میں ڈاکٹرز جانا پسند نہیں کرتے جب ریکروٹمنٹ ہوتی ہے تو ڈاکٹر صاحبان کچھ عرصہ بعد یا resign کر دیتے ہیں یا کسی اچھے ہسپتال کا رخ کر لیتے ہیں۔ BHUs میں ڈاکٹرز کی appointments کی جائیں تاکہ غریب اور دیہاتی لوگوں کو صحت کی سہولیات وہاں پر میسر آ سکیں۔

جناب سپیکر! واٹر سپلائی سکیم کو پچھلے کئی سالوں سے کم edge دیا جا رہا ہے۔ دیہاتوں اور شہروں میں پانی تیزی سے خراب ہو رہا ہے۔ کئی کروڑ روپے کی واٹر سپلائی سکیم بنائی جاتی ہے لیکن اس کو user committee کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اگر user committee کے علاوہ پی اینڈ ڈی کا الگ سے operation and maintenance wing بنا دیا جائے اور یہ واٹر سپلائی سکیم ان کے حوالے کر دی جائے تو اس کا رزلٹ بہتر آئے گا پنجاب کے عوام کو بہتر سہولیات میسر ہوں گی۔

جناب سپیکر! سرگودھا ڈسٹرکٹ جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کا ایریا ڈیرہ اسماعیل خان تک جاتا ہے یہاں کے لوگوں کو کارڈیالوجی کے ہسپتال کے لئے فیصل آباد، لاہور یا راولپنڈی جانا پڑتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ سرگودھا میں کارڈیالوجی بنایا جائے جو سرگودھا کارڈیالوجی کے نام سے ہو تاکہ وہاں کے عوام الناس کو فائدہ ہو۔

جناب سپیکر! لائیو سٹاک کے ڈیپارٹمنٹ میں بہت بہتری آئی ہے۔ ایمبولینس سروس شروع کی گئی ہے اور موٹر سائیکلوں پر quick service provide کی ہے۔ خاص طور پر حیوانات کا ریکارڈ رکھا گیا ہے اس پر میں پنجاب حکومت اور وزیراعلیٰ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ پنجاب کے عوام، دیہاتوں کے لوگ اور چھوٹے کسان اس وقت پنجاب لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی سے بے حد مطمئن ہیں اس کی کارکردگی اس وقت لائق تحسین ہے۔ میں وزیراعلیٰ کو اعلیٰ اقدامات کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! بہت سے ضلعوں میں پولیس کی نفری بہت کم ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے پولیس ملازمین ریٹائرڈ ہو گئے ہیں اور کئی حادثات کی وجہ سے شہید ہو گئے ہیں۔ وہ شیڈول کے مطابق ریکروٹمنٹ کرتے ہیں جو کہ ناکافی ہے۔ میں اپنے ضلع سرگودھا کی بات کرتا ہوں اگر سرگودھا کو منڈی بہاؤالدین سے compare کریں تو منڈی بہاؤالدین میں کئی گنا پولیس کی نفری ہے حالانکہ وہ ایک چھوٹا سا ضلع ہے جبکہ سرگودھا ڈسٹرکٹ سات تحصیلوں کا ڈسٹرکٹ ہے اور وہاں پر بہت کم نفری ہے لہٰذا سرگودھا میں پولیس کی نفری کو بڑھایا جائے، ان کی استعداد کار کو بڑھایا جائے تاکہ لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے حکومت کو آسانی ہو سکے۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کے الیکشن ہو گئے ہیں اور پچھلے کئی ماہ سے بے چارے چیئرمین، کونسلرز وغیرہ مارے مارے پھر رہے ہیں ان کو کب اختیارات ملیں گے؟ میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ میں جو 227۔ارب روپے رکھے گئے ہیں اس سے فوری طور پر لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو functional کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب نذر حسین گوندل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ کسی بھی ریاست کا مالی تخمینہ مرتب کرتے وقت اس ریاست کے اندرونی بیرونی حالات کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ پاکستان جیسی ریاست جس کے تین اطراف کی سرحدوں پر خلفشار ہو، اندرونی بیرونی جارحیت ہو جس کے اثرات ملک کے اندر دہشت گردی اور امن عامہ کی صورتحال میں ہو۔ جب ملک کے اردگرد ملک کو متاثر کرنے کے لئے دہشت گردی پھیلائی جا رہی ہو، دہشت گردی کی آڑ میں اور اس کے سائے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہو تو ان عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے پنجاب کے موجودہ بجٹ کو اس طور پر مرتب کرنے سے میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ

پنجاب، محکمہ خزانہ کے تمام افسران اور محترمہ وزیر خزانہ مبارکباد کی مستحق ہیں۔ یہ بجٹ میاں محمد شہباز شریف کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کا ایک بہت عمدہ ثبوت ہے۔ آپ تمام محکمہ جات کی طرف نظر دوڑا کر دیکھیں محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔ محکمہ تعلیم میں نئے پرائمری سکولوں کے اجراء کی بات ہو، پرائمری ٹو ایلیمنٹری سکولوں کی اپ گریڈیشن کی بات ہو، ایلیمنٹری ٹو سیکنڈری اور سیکنڈری ٹو ہائر ایجوکیشن کی بات ہو تو آپ دیکھیں کہ تفصیلی طور پر ہر جگہ، ہر ضلع اور ہر تحصیل میں نئے سکولوں کا اجراء کیا گیا ہے۔ اپ گریڈیشن کی جو بنیاد رکھی گئی ہے اس سے انشاء اللہ آنے والے چند سالوں میں ایک مؤثر انداز میں بہتر تعلیمی نظام وجود میں آئے گا۔ تمام طلباء کو لازمی طور پر سکول میں داخل کرنے کے لئے، ان کو سہولتیں بہم فراہم کرنے کے لئے، ان کی missing facilities کو دور کرنے کے لئے چھت، بجلی، ٹائلٹ اور چار دیواری فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پرانے کمروں کی جگہ نئے کمرے اور اضافی کمرے بھی فراہم کئے جا رہے ہیں۔ بچوں کو incentive دینے کے لئے انڈوومنٹ فنڈ، کمپیوٹر، لیب ٹاپ کی تقسیم کے ساتھ ساتھ ان کو سپیشل وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ اساتذہ کی تقرری کی جا رہی ہے۔ میٹرک پاس پی ٹی سی ٹیچر بھرتی کرنے کی بجائے بی اے، ایم اے، ایم ایڈ ٹیچرز تعینات کئے جا رہے ہیں۔ بہتر صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ٹیچرز کو مناسب اور اضافی مراعات دی جا رہی ہیں۔ یہ تمام عوامل وہ ہیں جو تعلیم کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے اور اچھی تعلیم فراہم کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کے نئے کالجز کے اجراء کے ساتھ ساتھ کالجز میں missing facilities پوری کی جا رہی ہیں۔ ایک سکیم ترتیب دی گئی ہے کہ ہر ضلع میں کم از کم ایک یونیورسٹی یا کسی یونیورسٹی کا سب کیمپس ضرور موجود ہو۔ ان کی اضافی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی اضافی فنڈز رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ محکمہ صحت میں BHU، RHC، THQ اور DHQ ہو ہر ہسپتال کو اپ گریڈیشن کرنے کے لئے وہاں مناسب ڈاکٹر تعینات کرنے کے علاوہ تمام ضروریات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔ آپ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں دیکھیں وہاں پرانے چینل کو پختہ کیا جا رہا ہے، نئی distributary lines بنائی جا رہی ہیں۔ جہاں پہلے نہری نظام نہیں تھا وہاں نیا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے اور نئی نہریں بنائی جا رہی ہیں۔ خاص طور پر میں اپنے علاقہ تحصیل پنڈ دادنخان جو کہ دریائے جہلم کے کنارے دائیں جانب واقع ہے وہاں سندھ طاس کے تحت 1960 میں نہر بنی چاہئے تھی لیکن نہیں بنی۔ آج حکومت پنجاب نے دریائے جہلم کے ساتھ ساتھ سالٹ رینج اور دریائے

جہلم کے درمیان ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اراضی کے لئے نہ صرف نہری سکیم منظور کی ہے بلکہ رسول بیراج سے نہر نکالنے کے لئے 3-ارب روپے مختص کرکے اس محروم علاقے کو بھی جدید سسٹم سے نوازنے کے اقدامات کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنے بھی پرانے بیراج ہیں ان کو بھی مرمت کیا جارہا ہے اور نئے واٹر کورس بنائے جارہے ہیں۔ زمینداروں کو اس لحاظ سے فائدہ پہنچانے کے لئے ان کی زرعی اجناس کو درست طور پر منڈیوں میں پہنچانے کے لئے فارم ٹو مارکیٹ روڈز بنائی جارہی ہیں۔ "خادم اعلیٰ پنجاب روڈ پروگرام" کے تحت ہر تحصیل، ہر ضلع میں انتہائی مؤثر انداز سے سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں۔ تحصیل سے انٹر تحصیل، انٹر ڈسٹرکٹ اور دوسرے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تک جدید سڑکوں کا جال بچھایا جارہا ہے۔ جتنی بھی ابتدائی ضروریات ہیں وہ ہر لحاظ سے زمینداروں کے لئے پہنچائی جارہی ہیں۔ بجلی سستی کی جارہی ہے، کھاد پر سبسڈی دی جارہی ہے، یوریا اور دیگر کھادوں کو سستا کرکے زمینداروں تک پہنچائی جارہی ہیں۔ سولر سسٹم کا ایک نظام متعارف کرواکر زمینداروں کے لئے سولر سسٹم کے تحت ٹیوب ویل نصب کئے جارہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تمام اقدامات ہر لحاظ سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہیں اور پنجاب کی ترقی کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیگر محکمہ جات ملاحظہ فرمائیں کہ mines and minerals کے تحت پورے پنجاب میں جہاں بھی ذخائر موجود ہیں وہاں جدید institutions قائم کئے جارہے ہیں۔ لوگوں کو فنی تعلیم دینے کے لئے ادارے قائم کئے جارہے ہیں اور وہاں feasibility study کے لئے سڑکوں کے جال بچھائے جارہے ہیں اور نکاسی آب کو بہتر کیا جارہا ہے۔ لوگوں کو اس لحاظ سے trained کرکے ان کے لئے فلاح و بہبود کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ ہو، کوئی بھی منصوبہ ہو وہ مؤثر طور پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہے۔ اس ضمن میں جو بھی اقدامات کئے گئے ہیں وہ یقینی طور پر وزیر اعلیٰ کی قائدانہ صلاحیت، ان کی اچھی سوچ اور عوام کی خدمت کے جذبے کی عکاسی کرتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ بجٹ اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ایک بہت مؤثر اور احسن قدم ثابت ہوگا۔ بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر خزانہ پنجاب ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی طرف سے 1681-ارب روپے کا سالانہ تخمینہ پیش کرنے پر انہیں اور حکومت پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں صحت، زراعت، تعلیم، امن عامہ اور جنوبی پنجاب میں جو صاف پانی کے لئے 80 سے زائد مقامات پر پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر جدید فلٹریشن پلانٹس نصب ہو کر لاکھوں گھرانوں کو صاف پانی مہیا کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس سے لوگوں کی صحت عامہ میں انتہائی مثبت تبدیلی آئے گی، لوگوں پر بیماریوں کے علاج کے حوالے سے بوجھ میں کمی بھی آئے گی۔ آئندہ بھی جو صاف پانی کے لئے 30-ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے وہ بھی لائق تحسین ہے۔ میں یہاں پر اُن چیزوں کو دہرانا نہیں چاہتا جو پہلے باتیں ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر تعلیم کے حوالے سے بات کہوں گا کہ وزیر تعلیم جو کہ اسمبلی میں تو بہت کم ٹائم دیتے ہیں انہیں چاہئے کہ "ای ڈی او" صاحبان کو حکم جاری کریں کہ تمام سیکنڈری سکولوں کا سروے کیا جائے وہاں پر دائیں بائیں اور ان کے surrounding میں جتنے ہائی سکول یا ایلیمنٹری سکول موجود ہیں ان سیکنڈری سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکول میں اپ گریڈ کیا جائے کیونکہ دیہاتی علاقوں کی بچیوں کو بڑے قصبات اور شہروں میں جانا بہت مشکل ہوتا ہے تاکہ ان سکولوں میں بچیاں میٹرک کے بجائے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم سے استعفادہ کر سکیں اور اس کو ایک پالیسی کے طور پر adopt کیا جائے۔ یہاں پر تھوڑی دیر پہلے معزز ممبر احمد خان بلوچ نے بات کی ہے کہ تھانوں میں "ایس ایچ او" لگانے کے لئے انسپکٹر کی بجائے سب انسپکٹر تعینات کر دیئے جاتے ہیں تو میں بھی اس معاملے میں reservation رکھتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ کہیں تو ہم میرٹ کی بہت تکرار سنتے ہیں اور کہیں کچھ ایسے سیکٹر ہیں جن کو فارغ چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس طرح purchases کے لئے PPRA Rules بنائے گئے ہیں تو کیا ان کے لئے کوئی طریق کار نہیں ہے کہ سب انسپکٹر کے بجائے لازمی طور پر ایک انسپکٹر کو تھانے میں ایس ایچ او تعینات کیا جائے؟ کیا انسپکٹر لیول کے لوگ وہاں پر موجود نہیں ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو زیادہ بہتر کوالیفکیشن کے لوگوں کو نئے سرے سے بھرتی کیا جائے اور انہیں انسپکٹر کے طور پر وہاں تعینات کیا جائے۔ پھر بات تلخ ہو جائے گی کہ انسپکٹر کی بجائے سب انسپکٹر کے لئے کیا چیز راغب کرتی ہے وہ آپ بھی سمجھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ ہمارے وزیر داخلہ کو اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے اور کسی تھانے میں کوئی سب انسپکٹر "ایس ایچ او" کے طور پر تعینات نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے حکومت پنجاب نے انقلابی اقدامات کئے ہیں، گزشتہ سال پانچ ہزار روپیہ فی ایکڑ لوگوں کو امدادی رقوم دی گئیں کیونکہ لوگوں کو دھان کی فصل کی بہتر قیمت نہیں مل سکی۔ اس دفعہ یوریا کھاد میں 500 روپیہ اور ڈی اے پی کھاد میں 300 روپیہ سبسڈی دی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو چکا ہے اور اس وقت لوگوں کو 2500 روپے ڈی اے پی کھاد مل رہی ہے یہ نہایت خوش آئند اقدام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حقیقی کاشتکار وہ نہیں ہے جو اپنی زمینیں ٹھیکے پر دیتے ہیں بلکہ چھوٹے اور حقیقی کاشتکار ٹھیکیدار ہیں جنہوں نے زمینیں ٹھیکے پر لی ہوئی ہیں ان کو اس کا فائدہ پہنچے گا اور حکومت نے grass roots level تک فائدہ پہنچانے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔

جناب سپیکر! اب میں یہاں پر social justice کے حوالے سے بات کروں گا، social justice کے حوالے سے بانی پاکستان قائداعظم کا ایک نظریہ تھا وہ social justice اور Islamic socialism پر زور دیتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی حوالے سے شہروں میں میٹرو بسیں اور اورنج لائن ٹرین شروع کی جارہی ہیں اور اس میں سے ایک پراجیکٹ دو تین سال سے اپنی افادیت ثابت کر چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مخالفت کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ اس کو promote کرنا چاہئے کیونکہ اس پر کوئی امیر لوگ سفر نہیں کرتے بلکہ اس پر مزدور، وکلاء، اساتذہ اور ملازم پیشہ لوگ سفر کرتے ہیں اور وہی لوگ ٹرانسپورٹ کے ان پراجیکٹس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مخالفت برائے مخالفت کی روش بہتر نہیں ہے بلکہ اس کو تحسین اور سپورٹ کرنی چاہئے۔ واقعی یہ غریب، مزدور اور ملازمت پیشہ لوگوں کے لئے انتہائی فائدہ مند پراجیکٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے چند منٹ لوں گا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج جب میں تقریر کر رہا ہوں تو اس کو سنا جارہا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ محترمہ وزیر خزانہ کی تقریر کو قطعی طور پر سننے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی۔ اپوزیشن نے پہلے صفحے سے لے کر آخری صفحے تک بھرپور شور مچائے رکھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں آپ سے بھی گلہ کرتا ہوں کہ آپ بھی ان کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں آپ کی خوشی کے لئے اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب جمیل حسن خان!

جناب جمیل حسن خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کے بجٹ کے حوالے سے پیش کئے گئے اقدامات کو appreciate کرتا ہوں۔ ہمارے پنجاب کے اندر اللہ کے فضل سے ایجوکیشن کا نظام بہت اچھا چل رہا ہے، میرٹ کی پالیسی کو پورے پنجاب میں پسند کیا جارہا ہے۔ سکولوں میں missing facilities دی جارہی ہیں اور تعلیم کے لئے بہت کچھ ہو رہا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ تشریف رکھتی ہیں اور میں یہ بات ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت کی طرف سے تعلیم پر اتنا پیسا خرچ کیا جارہا ہے، ہمارے قائد کا اس شعبہ میں بہت interest ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ایجوکیشن کے ادارے کو اچھا بنایا جائے لیکن صورتحال یہ ہے کہ سب اچھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہمارے وزیر تعلیم رانا مشہود احمد خان کے علم میں لایا گیا ہیں کہ جناب اتنا کچھ ہمارے وزیر اعلیٰ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے کر رہے ہیں۔ میرے حلقہ میں ایک ہائی سکول ہے جو کہ میری بیٹیوں کا سکول ہے لیکن ایک سال سے اس میں بجلی کا کنکشن نہیں ہے۔ آج سے ایک مہینہ پہلے میں نے ایجوکیشن منسٹر سے کہا کہ کتنے شرم کی بات ہے کہ تم بات کرتے ہو کہ ہم یہ کر رہے ہیں، وہ کر رہے ہیں، میں پوچھتا ہوں کہ کیا کر رہے ہو، جاؤ دیکھو میری بیٹیاں گرمی میں بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کے دور میں کوئی ایسا سکول ہے جہاں پر بجلی پنکھا نہ ہو اور دسویں جماعت کی بچیاں وہاں پر پڑھ رہی ہوں؟ [**********] جو لوگ یہ کام کرتے ہیں، میں استدعا کرتا ہوں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف سے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف سے میں استدعا کرتا ہوں کہ خدارا جتنی آپ محنت کر رہے ہیں، جتنا آپ اس صوبے میں پیسا لگا رہے ہیں، جتنی ہمارے صوبے نے ترقی کی ہے، جن لوگوں کو یہ ذمہ داریاں دی گئی ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ آج کے دور میں میری یہ بچیاں بجلی کے بغیر کیسے پڑھ سکتی ہیں؟ آپ خود ہی اندازہ کر لیں، ان چیزوں کی correction کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ پورے صوبے میں سڑکوں کے جال بچھائے گئے ہیں، میرے قائد نے اربوں روپے سڑکوں کے لئے دیئے ہیں تاکہ پنجاب کے لوگ enjoy کریں، اچھی زندگیاں بسر کریں لیکن ہم تو اتنا بھی نہیں کرتے کہ ہم اپنے قائد کا regard کریں۔ انہوں نے جو پیسے دیئے ہیں ان کو ٹھیک طرح سے استعمال بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر! آپ کے حلقہ سے گزر کر میں لاہور آتا ہوں، بلو کی سے لے کر بھائی پھیرو تک آپ سڑک کا حال دیکھ لیں، ابھی تین سال نہیں ہوئے کہ کروڑوں روپے اس سڑک کے لئے دیا گیا تھا لیکن پتا نہیں وہ ٹھیکیدار کھا گیا ہے یا کوئی اور کھا گیا ہے، وہاں پر تو چلنے کے قابل راستہ ہی نہیں ہے۔ بلو کی سے بھائی پھیرو تک چلنے کے لئے راستہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! نام درست کر لیں۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! بلو کی سے پھول نگر تک سڑک کی حالت خراب ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لا رہا ہوں کہ وہاں پر پیسا وزیر اعلیٰ نے لگایا لیکن اس کی output کیا نکلی؟ وہاں پر کھڈے پڑے ہوئے ہیں، روزانہ حادثات ہوتے ہیں، میری آنکھوں کے سامنے تین چار موٹر سائیکلوں کے accident ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات ضرور اس کا نوٹس لیں گے۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اب میری گزارش ہے کہ اس پیسے کو بچایا جائے اور proper طریقے سے utilize کیا جائے تاکہ اس کا ہمیں فائدہ حاصل ہو سکے۔ ابھی میرے ایک دوست لائیو سٹاک کے حوالے سے بات کر رہے تھے، میں بھی ایک breeder ہوں، میں نے اپنی زمینوں پر جانور رکھے ہوئے ہیں، میں جہاں کہیں بھی جاتا ہوں موٹر سائیکلوں کے پیچھے 1122 یا پتا نہیں کیا نمبر لکھا ہوتا ہے لیکن ان کا تعلق محکمہ لائیو سٹاک سے ہے، کہیں ان کی vans بھی جا رہی ہوتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ 1122 کی بات کر رہے ہیں؟

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! موٹر سائیکلوں پر ان کا کوئی نمبر لکھا ہوتا ہے مجھے صحیح معلوم نہیں کہ کیا نمبر ہے، 1122 کی طرح انہوں نے بھی ایک نمبر لکھا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! ان کے بے شمار موٹر سائیکل گھوم رہے ہیں، بے شمار ایمبولینسیں بھی ان کو provide کر دی گئی ہیں۔ میرا ڈیڑھ دو سو جانوروں کا ایک فارم ہے لیکن وہاں پر کوئی آدمی جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا، میں وہاں کا ایم پی اے ہوں، جب کوئی ضرورت پڑے تو بڑی مشکل کے ساتھ سفارشوں کے ساتھ ہم اس کو وہاں بلاتے ہیں۔ میں نے لائیو سٹاک کے ڈائریکٹر سے بھی بات کی ہے، محکمہ کے متعلقہ لوگوں سے میری اچھی اچھی باتیں ہوتی ہیں، یہ اب ایک ادارہ بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ لائیو سٹاک پر بے شمار پیسا خرچ کیا گیا ہے لیکن لوگوں کو اس کا ابھی تک کوئی فائدہ نہیں پہنچا، میں خود اس کی مثال ہوں کہ مجھے اس کا کوئی privilege نہیں ہے، حالانکہ جتنے جانور اس ضلع میں میرے پاس ہیں وہ بہت کم لوگوں کے پاس ہوں گے۔ ہم لوگ روزی کمانے کے لئے مشقت کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں لیکن جب ادارے سے کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل کر دو تو وہ کہتے ہیں کہ کر رہے ہیں، کروا رہے ہیں، یعنی یہ خانہ پُری ہے اس خانہ پُری کے رواج کو ختم کیا جائے اور ڈویلپمنٹ کے لئے کام کیا جائے۔ اسی طرح ایک اور مسئلہ محترمہ وزیر خزانہ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے، بڑے فنڈز دیئے ہیں، ہم لوگ آپ سے بہت خوش ہیں کہ ہمارا پنجاب ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہاں پر ہر روز appreciation ہوتی ہے کہ لینڈ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے، اب پٹواریوں سے جان چھوٹ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جب کسی فارمر کو یہ پتا چلتا ہے کہ تمہارا حلقہ کمپیوٹرائز نہیں ہوا تو پھر وہ کہتا ہے کہ تم خوش قسمت ہو، اللہ کرے تمہارا حلقہ کمپیوٹرائز نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ننکانہ صاحب کے کمپیوٹر سنٹر پر آپ چلے جائیں وہاں پر پینے کے لئے پانی تک نہیں ملتا، بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہے، اتنا رش ہوتا ہے کہ وہاں سے لوگوں کو دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے کہ جاؤ یہاں پر انصاف ہو رہا ہے ہم پیسے نہیں لیتے۔ پیسے نہ لینے کا مقصد اور ہے ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے، ہم مسلمان ہیں ہمارا تو ویسے ہی فرض ہے کہ ہم پیسے لیں اور ہم رشوت نہ لیں۔ یہ کسی پر ہمارا احسان

نہیں ہے لیکن آپ لینڈ ریونیو ریکارڈ کے آفس میں کسی کو بھیج کر چیک کروالیں وہاں پر پینے کے لئے پانی تک نہیں ملتا۔ بوڑھے لوگ دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ وہاں پر اگر کوئی چھوٹی سی بھی غلطی نکل آئے جیسے کسی کا نام شناختی کارڈ میں نعمت علی خان لکھا ہوا ہے اور ریونیو ریکارڈ میں نعمت علی لکھا ہوا ہے تو اس کا یہ کام پھڈے میں پڑ جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے نام ٹھیک کروا کر لائیں، جب ٹھیک کروا کر لاؤ گے تو پھر بات بنے گی، اس کے علاوہ نہیں بنے گی۔ ہمیں پھر پٹواری کے پیچھے جانا پڑتا ہے تحصیلدار کے پیچھے جانا پڑتا ہے۔ وہاں پر اگر ایک نیا نظام چلایا گیا ہے تو اس نظام کو بہتر بنایا جائے، اس کے لئے فنڈ رکھا جائے، وہاں پر ایسی جگہ ہو جہاں پر لوگ عزت کے ساتھ بیٹھ سکیں۔ جیسے رمضان بازار میں اے سی لگ گئے ہیں، صوفے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ریونیو لینڈ ریکارڈ کے جو دفاتر بنائے گئے ہیں وہاں زمینداروں، غریبوں، مسکینوں کے لئے جو دھکے کھاتے پھرتے ہیں ان کے بیٹھنے کے لئے تو کم از کم جگہ ہو، ان کے پانی پینے کے لئے کوئی جگہ ہونی چاہئے لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ ان چیزوں کا خیال رکھا جائے۔ جہاں تک زمینداروں کا معاملہ ہے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف حکومت کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ انہوں نے پاکستان میں کسانوں کے لئے ایک اتنا بڑا package دیا ہے کہ 50 فیصد بجلی کے reduce charges کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں کھاد بھی سستی دی گئی ہے، ہم نے سکھ کا سانس لیا ہے، ہم اس کے لئے اپنے قائدین کے بے حد مشکور ہیں کہ انہوں نے آخر کار زمینداروں کے بارے میں اپنا رویہ بہت اچھا کیا ہے بلکہ ایک انقلابی قدم اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں گزارش کرتا ہوں کہ بعض معاملات میں معیار اور feasibility کی بات کی جاتی ہے، پچھلے دنوں کوئی کالج بنانا تھا تو انہوں نے کہا کہ اس کے لئے پہلے feasibility report آئے گی۔

جناب سپیکر! کالجوں، سکولوں کے لئے تعلیم کے لئے کوئی feasibility نہیں ہونی چاہئے اگر کسی جنگل میں دس بچوں کو بھی پڑھایا جائے تو وہ بھی فائدے والی بات ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ زمینداروں کے لئے پکے کھال بنائے جائیں اس کا procedure بھی آسان کیا جائے جس کے لئے ہمیں زیادہ بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے بلکہ اس کے لئے پہلے سے فنڈز مختص ہونے چاہئیں تاکہ زمیندار پوری طرح سے مستفید ہو سکے اور آسانی کے ساتھ کام ہو جائے۔ اس سے پانی کی بھی بچت ہو گی، جب پانی کی بچت ہو گی تو اس سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی اور شکریہ

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے معزز اراکین اسمبلی اور آپ کی خدمت میں اس نام کو سلام عرض کرتا ہوں جس نے کہا مانگو تو تم کو دیا جائے گا ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ یہ نام سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔

جناب سپیکر! 17-2016 کا اتنا بڑا بجٹ یعنی 1681۔ ارب 41 کروڑ روپے کا بجٹ میری بہن ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا وزیر خزانہ پنجاب نے پیش کیا ہے ، یہ پنجاب کی عوام کی سہولت کے لئے پنجاب کی عوام کی بہتری کے لئے ، خوشحالی کے لئے پیش کیا ہے۔ اس کا credit میرے لیڈر، میرے شیر، میرے قائد، قائد محترم شہباز پاکستان، شیر پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کو جاتا ہے جنہوں نے اتنے بڑے صوبے کا اتنا بڑا بجٹ دے کر، پنجاب کے رہنے والے باسیوں کو جن کا پنجاب سے تعلق ہے، ان پر بہت بڑا احسان تو میں نہیں کہوں گا لیکن ان کی سہولت کے لئے یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یہ بجٹ جس پر ہماری حکومت نے اور ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ٹیم نے پانچ باتوں پر بہت زور دیا ہے۔ تعلیم، صحت، زراعت، صاف پانی کی فراہمی اور امن عامہ کے شعبے ہیں۔ یہ سارے کام زندگی کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں مگر جس انداز سے، جس بہتری کے ساتھ، جس انداز میں اس بجٹ کو پیش کیا گیا ہے، اس بجٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اپنے قائد، اپنی پیاری بہن اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انہیں کہتا ہوں کہ آپ کے زبردست خیالات اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج پنجاب کے اندر ہر آدمی، ہر بہن، ہر بھائی میاں محمد شہباز شریف کو سراہتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمارا ایک ہی لیڈر اور ایک ہی پارٹی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ہیرو میاں محمد شہباز شریف جو پنجاب کی حکومت سنبھالے ہوئے ہے جو رات دیکھتا ہے، دن دیکھتا ہے، دوپہر دیکھتا ہے، گرمی دیکھتا ہے، سردی دیکھتا ہے اور نہ تپتی دھوپ دیکھتا ہے بلکہ وہ صرف اور صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم نے پنجاب کی عوام کی سہولت کے لئے کام کرنا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! بجٹ پر بات کریں قصیدے نہیں ہونے چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل):جناب سپیکر!انہوں نے دن رات محنت کرکے ہمارے وسائل اور ہمارے مسائل کو دیکھتے ہوئے اس طرح کا بجٹ پیش کیا ہے۔ اپوزیشن کے پیٹ میں اس لئے مروڑ اُٹھتا ہے اوران کو بڑی زبردست تکلیف ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ 2018 کا سال آنے والا ہے اور اگر لوگوں کو سہولتیں مل گئیں،لوگوں کی صحت کے لئے کام کیا گیا،اگر لوگوں کی تعلیم پر بات کی گئی اور صاف پانی مہیا کیا گیاتوپھر2018 میں ہمارا کیا بنے گا؟ان سے کوئی یہ بات پوچھے کہ آپ لوگوں کو پریشانی کیا ہے،آپ لوگوں کے مروڑ کا علاج کیا ہے اور آپ لوگوں کے پیٹ میں جو درد اٹھتا ہے اس تکلیف کا علاج کیا ہے؟ ہم اپنے پنجاب کے ببر شیر سے کہیں گے کہ وہ ان کے لئے میڈیسن لے کر آئیں،اپوزیشن کو صحت کے پروگرام سے اتفاق نہیں ہے،ان کو ایجوکیشن سے محبت نہیں ہے۔

جناب سپیکر:انہیں کوئی تکلیف نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل):جناب سپیکر!انہیں قوم کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔انہیں پنجاب کے بڑے صوبے کے ساتھ کوئی پیار نہیں ہے۔یہ تو چاہتے ہیں کہ ہم یہاں پر صرف اور صرف شور کرتے رہیں۔اس دن میری بہن نے بڑے اچھے انداز سے بجٹ پیش کرنے کا طریقہ اپنایا اور میں شرم سے یہ بات کہنا گوارا نہیں کرتا لیکن پھر بھی کہہ دیتا ہوں کہ جس طریقے سے [**********]اور شور اس لئے ڈالا گیا کہ وہ بہن گھبرا جائے۔ شور اس لئے ڈالا گیا کہ وزیر خزانہ خاتون ہے یہ گھبرا جائے گی لیکن ان کو اتنا پتا نہیں تھا کہ یہ پاکستان مسلم لیگ(ن)کی ورکر ہے یہ پاکستان مسلم لیگ(ن)کی شیرنی ہے،یہ پاکستان مسلم لیگ(ن)کی ایک پیاری خاتون ہے اس لئے وہ گھبرائی نہیں بلکہ وہ اپنا بجٹ پیش کرتی رہی اور یہ چیختے چلاتے رہے۔ان کا چیخنا چلانا بنتا ہے،یہ چلاتے رہیں گے یہ چیختے رہیں گے۔

جناب آصف محمود:جناب سپیکر!یہ کیسی غیر پارلیمانی زبان استعمال کر رہے ہیں بندے کو ہاتھی کہنا کتنا نامناسب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل):جناب سپیکر!میری بہن بجٹ پیش کرتی رہی میرا شیر ببر قائد ایوان،شیر پنجاب میاں محمد شہباز شریف جس کا نام---

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر181 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: Have your seat ان کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! یہ چیخیں گے یہ چلائیں گے یہ واویلا کریں گے، یہ شور ڈالیں گے۔ میرے لیڈر دن کو سوتے ہیں اور نہ رات کو اور چوبیس گھنٹوں میں بائیس گھنٹے عوام کی خدمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بجٹ پر آ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! جو یہ کہتے ہیں کہ پنجاب کا بجٹ ٹھیک نہیں ہے، تعلیم کا بجٹ نہیں ہے حالانکہ 57 فیصد ایجوکیشن کے لئے ہے اور اس مد میں 43۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میرے کسان اور کاشتکار بھائیوں کے لئے 100۔ارب روپے کا جو package دیا گیا ہے کیا اس سے کسان خوشحال نہیں ہو گا اور یہ چاہتے ہیں کہ اگر کسان خوشحال ہو گیا تو پھر ہمارا کیا بنے گا؟ ہم تو اب باری لگا کر بیٹھے ہیں ہم تو لائن میں انتظار کر رہے ہیں، ہمیں کیا کچھ ملے گا ہم تو 2018 میں بھی نکرے لگ جائیں گے اور کونے میں لگ جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اسے اور ٹائم دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! ان کے لیڈر رات کو وزیر اعظم کا خواب دیکھتے ہیں، ان کا لیڈر رات کو سوتا ہے، تکیے پر سر رکھتا ہے اور آنکھ پر ہاتھ رکھ کر سوچتا ہے کہ اب میں سونے لگا ہوں صبح اٹھوں گا تو وزیر اعظم بن جاؤں گا اور وزیر اعظم بن کر سوچوں گا کہ [***********] بلکہ ہم تو تعلیم کی بات کرتے ہیں، ہم صحت کی بات کرتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ان کی گفتگو سے ظاہر ہو رہا ہے کہ نسوار انہوں نے کھائی ہوئی ہے۔ آپ کیسے مسخرے کھڑے کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ اپنی بات کر رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ بڑی مہربانی۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 181 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! ہم جب بات کرتے ہیں تو اپنی قوم کے لئے کرتے ہیں، آپ چیختے رہیں آپ چلاتے رہیں آپ دھرنا دیتے رہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ دھرنا سیاست سے باہر آ جاؤ پھر ہم سے بات کرو ہم آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! دھرنے میں کیا کریں گے؟ کام کرنے والوں کا دھرنا راستہ نہیں روکتا، ہم کام کریں گے، ہم سڑکیں بنائیں گے تم سڑکوں پر دھرنے دو، تمہارا کام سڑکوں پر دھرنے دینا ہے اور ہمارا کام سڑکیں بنانا ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! تمہارا کام ہے دھرنے دینا ہمارا کام ہے اپنی قوم کو تعلیم سے آراستہ کرنا، ہمارا کام ہے قوم کو صحت سے آراستہ کرنا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! آپ دھرنے چھوڑو اور لوگوں کے کام کرو لوگوں کی بات کرو، لوگوں کے مسائل حل کرو پھر آپ کو حکومت کا خواب دیکھنا نصیب ہو گا ورنہ نہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! بس آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے اندر صوبہ پنجاب میں میری مینارٹی کے علاوہ دوسری قومیں بھی ہیں جن میں سکھ برادری ہے، ہندو برادری ہے ان تمام مینارٹیز کے لئے میری حکومت نے، میرے لیڈر نے اور میری پیاری بہن نے جو 100۔ ارب روپے کا بجٹ مختص کیا ہے اس بجٹ کو ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قبول کرتے ہیں اور اپنی بہن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو یہ کہتا ہوں کہ آپ اسی طرح کام کرتی رہیں پنجاب کی اقلیتیں آپ کے ساتھ ہیں، شیر پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہیں اگر آپ نے ہمارے مسائل حل کرنے کے لئے ہمارا بجٹ مختص کیا ہے ہمارے بجٹ پر بات کی

ہے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، اقلیتیں آپ کے ساتھ کھڑی ہیں۔ یہ جو نام نہاد اقلیتوں کی بات کرتے ہیں کہ اقلیتیں ہمارے ساتھ ہیں آپ کے جو کارکنان ہیں آپ نے جن کو ہیرو بنایا ہے آپ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کے وہ لوگ ہمارا سب کچھ ہیں پہلے ان کو سمجھائیں کہ جب ٹی وی پر آتے ہیں تو مینارٹیز کے ساتھ بات کیسے کرنا ہوتی ہے ان کو بات کرنا سکھائیں ان کو بتائیں کہ اقلیتوں کے حقوق کیسے دینے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! جب تک ہم ہیں ہم اقلیتوں کے حقوق پر ڈاکا نہیں ڈالنے دیں گے، ہم آپ کے ساتھ آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کریں گے اور [*******] جو ہمارا حق سلب کرے گا، جو ہمارے حقوق کو پامال کرے گا، جو ہمارے حقوق کی دھجیاں اڑائے گا، جو ہمارے حقوق کے ساتھ مذاق کرے گا تو میں کہتا ہوں کہ اس کے اگلے اور پچھلوں کے ساتھ ہم بھی مذاق کرنا جانتے ہیں ہم بھی پھڑاڈالنا جانتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی آپ کیا کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! یہ بجٹ غریب کا بجٹ ہے، اقلیتوں کا بجٹ ہے، یہ کسانوں کا بجٹ ہے، یہ بہنوں کا بجٹ ہے، یہ بھائیوں کا بجٹ ہے، یہ مزدوروں کا بجٹ ہے، یہ آپ کا بجٹ ہے، یہ میرا بجٹ ہے، یہ ہم سب کا بجٹ ہے اس پر میں اپنی بہن اور اپنے لیڈر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سردار خالد محمود وارن!

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! شکریہ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری بات سن لیں انہوں نے دو بڑے غلط لفظ استعمال کئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے floor ان کو دیا ہے اب آپ مہربانی کریں۔ جب ان کی بات ختم ہو گی تو پھر میں آپ کی بات سنوں گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کیا کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 181 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ انہوں نے دو لفظ انتہائی غلط استعمال کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کون سے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایک کہا کہ ایک ہاتھی نما شخص اور۔۔۔

جناب سپیکر: اگر کوئی ایسا لفظ آیا ہے۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرنے سے آپ کو peace of mind ملتا ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ I could not listen that I am sorry میں نہیں سن سکا۔ اِدھر شیر ہے اُدھر ہاتھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! اگر میں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں تو ان کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں مگر بجٹ والے دن انہوں نے جو الفاظ میرے لیڈر کے بارے میں استعمال کئے تھے وہ بھی واپس لئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ان کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ اگر طارق مسیح گل نے "ہاتھی" کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس کو بھی کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ اب میں floor سردار خالد محمود وارن کو دیتا ہوں۔

سردار خالد محمود وارن: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں 2016-17 دا بجٹ پیش کرن تے اپنی بہن وزیر خزانہ، اپنے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف تے اُنہاں دی ٹیم کوں خراج تحسین پیش کریندا اں۔ خصوصاً میں ایس بجٹ وچ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے مجھ سے اس کی اجازت نہیں لی لہٰذا تشریف رکھیں۔ آپ کون سی زبان بول رہے ہیں؟

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میں سرائیکی وچ بولیندا پیا ہم۔

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے؟

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! سرائیکی وچ بولینداں پیا ہم۔

جناب سپیکر: سرائیکی میں بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

سردار خالد محمود وارن: سائیں! انگریزی وچ تقریر تھیندی پئی اے۔

جناب سپیکر: ہر چیز کا کوئی طریق کار ہوتا ہے۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میں تہاڈے کولوں اجازت منگی ہائی۔

جناب سپیکر: آپ کسی اور سے پوچھ لیں اس کا ایک طریق کار ہے پہلے آپ وہ طریق کار اختیار کریں پھر آپ کو اجازت دوں گا ورنہ نہیں دوں گا۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! گزارش اے کہ میکوں اپنی زبان سرائیکی وچ تقریر کرن دی اجازت ڈتی ونجے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا نہیں ہے کہ "میکوں" کس کو کہتے ہیں؟ میں نے "میکوں" پڑھا نہیں ہے۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! مجھے بجٹ تقریر سرائیکی زبان میں کرنے کی اجازت دی جائے اس پر میں آپ اور ایوان کا مشکور رہوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: یہ تقریر سب کے اُوپر سے لنگ جائے گی تقریباً آدھے سے زیادہ لوگوں کے سر کے اُوپر سے لنگ جائے گی تو آپ کو اس کا کیا فائدہ ہو گا؟

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میں ایوان دا تے جناب دا مشکور آں جو تساں میکوں اپنی مٹھی بولی سرائیکی دے وچ تقریر کرن دی اجازت ڈتی اے۔ میں ایس ایوان دا وی تے آپ دا وی شکر گزار آں۔

جناب سپیکر! میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف دا دل دی اتھاہ گہرائیاں نال جنوبی پنجاب دے علاقے دے تمام اضلاع دے لوکاں دی طرفوں شکر گزار آں جنہاں نیں جنوبی پنجاب دے لوکاں دے دل جتیئے۔ کجھ لوک زبانی، خیالات دے نال، تے پریس کانفرنساں دے نال، تقریراں دے نال تے ساکوں وعدے وعید دے نال ایویں لولی پاپ ڈیندے رہ گئے۔ میڈے قائد میاں محمد شہباز شریف نے

تے اُنہاں دی ٹیم تے ساڈی وزیر خزانہ نے ساڈے سرائیکی علاقے، جنوبی پنجاب دے وچ خصوصاً ودھ چڑھ کے بجٹ ڈے کے ساڈے دل جیتن تے میڈا دل کریندا ہیا ہائی کہ میں انہاں دے۔۔۔

جناب سپیکر: وارن صاحب! میں نے اجازت تو آپ کو دے دی ہے لیکن آپ کی بات میڈیا کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میڈیا کوں سمجھ آویسی ساڈی 8 کروڑ دی سرائیکی آبادی اے۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا فرمایا ہے؟

سردار خالد محمود وارن: سائیں! سرائیکی میڈیا دی سمجھ وچ آندی اے۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کا آپ کو نقصان ہو گا۔ آپ اردو میں بات کریں تاکہ سب آپ کی بات سمجھیں اور نوٹ بھی کر سکیں۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میڈیا والے روزانہ جنوبی پنجاب دے ناں تے ساڈے قائدین۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا پھر چلتے جائیں مجھے کیا اعتراض ہے؟

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! شکریہ۔ میڈا دل کریندا ہیا اے اپنے قائد کوں خراج تحسین پیش کراں تے کیوں جو میڈے اپوزیشن دے بھرا ہن اے ایوان دے اندر ساکوں حکومت دی خوشامد کرن دا طعنہ ڈیندان میں آکھینداں کیا تھا کوں بہاولپور دیاں سڑکاں نظر نیں آندیاں تے کیا میڈے قائد نے بہاولپور کوں بدل نیں دتا؟ اج توں ڈاہ سال پہلے والا بہاولپور کہیں ساڈے ایں اپوزیشن دے بھراواں نے ڈٹھا ہویا اے۔ اج چل کے ڈیکھن جو بہاولپور دی سڑکاں دا کیا حال ہے؟ میاں محمد نواز شریف تے میاں محمد شہباز شریف دل نال جنوبی پنجاب نال محبت کریندن۔ میں اپنے اپوزیشن دے بھراواں کوں کھلی دعوت ڈینداں جو کیا بہاولپور دا ہسپتال گواہی نہیں ڈینداپیا، تے کیا ملتان دا ہسپتال گواہی نہیں ڈیندا پیا؟ کیا ایں بجٹ توں پہلے وی ترائے سال دے اندر ملتان دے اندر میٹرو بس واسطے منصوبہ نیں بنایا گیا، کیا ملتان جنوبی پنجاب دے وچ شامل نیں تے کیا بہاولپور جنوبی پنجاب وچ شامل نیں؟ کیا اُنہاں لوکاں کوں حاصل پور توں بہاولپور تک one way سڑک نظر نہیں آندی، کیا اُنہاں کوں بہاولپور توں بہاولنگر دی one way سڑک دا بجٹ نظر نہیں آندا؟ ساڈے واسطے جیہڑا بندہ اتنے وڈے منصوبے گھن آوے اوندی تعریف کرن تے میڈا دل کریندا اے۔ خوشامد کرن تے میڈا دل نیں کریندا۔ میں او بندہ ہاں جہیں ناں کہیں دی اج تک خوشامد کیتی اے تے ناں کہیں کول ایں ہتھ کرتے کوئی چیز منگی اے۔ ہمیشہ

اساں اپنے حقوق اویں گدھن۔انشاء اللہ تعالیٰ جنوبی پنجاب دی عوام دی طرفوں اپنے قائدین کو یقین ڈیویندااں کہ اگر تساں ایویں محبت تے پیار نال بجٹ ڈیندے رہ گئے تاں ہمیشہ مرکز وچ حکومت تہاڈی راہسی جنوبی پنجاب ایہو جیہا خطہ اے جو اے جیندے نال ای ہوندے، مرکز وچ حکومت ہندی ہوندی اے۔

جناب سپیکر! ایویں میڈا دل کریندے جو اونہاں کوں خراج تحسین پیش کراں جنہاں نے اج ساڈے کساناں دے دل جیت کے پورے پاکستان دی عوام کوں خوش کر ڈتا اج تک کہیں حکومت نے کساناں واسطے ایجھا package نیں ڈتا صرف اونہاں نے اعلانات کیتے نے پر میڈے قائدین نے کساناں واسطے اتنا وڈا بجٹ رکھ تے اونہاں دی گندم دا ہک ہک دانہ کساناں کولوں گھنن تے، اُنہاں دی کپاہ دی فصل دی زیادہ پیداوار ودھاون واسطے کھاد، ڈیزل بجلی تے سبسڈی ڈتی میڈے قائدین نے پورے پاکستان دی عوام تے احسان کیتا اے۔ میڈا دل کریندے کہ جو اونہاں کوں خراج تحسین پیش کراں۔ میڈی قائد! میڈی بھین وزیر خزانہ تے اوہندی ٹیم نے تعلیم واسطے ودھ چڑھ کے فنڈ رکھ تے ثابت کیتا اے کہ پڑھا لکھیا پنجاب تے پڑھا لکھیا پاکستان ایں دنیا دی، ایں وسیب دی، ایں ملک دی، ایں صوبے دی تے تہاڈی تے میڈی ضرورت اے اساں پاکستان دے لوکاں کوں تعلیم دا شعور ڈتا تے تعلیم واسطے اتنی خطیر رقم رکھ کے ثابت کیتا اے جو ساڈا لیڈر پاکستان تے پنجاب دی عوام نال بہوں زیادہ محبت کریندے تے اوہنداں اے زندہ ثبوت اے اونہاں نے تعلیم واسطے اتنی وڈی خطیر رقم رکھ تے عوام واسطے بہوں وڈا کارنامہ سرانجام ڈتا اے۔

جناب سپیکر! ایویں میڈے قائدین نے اریگیشن جیہڑا ساڈے کساناں دے دل دی دھڑکن اور ساڈے روزگار دا ذریعہ اے۔ پاکستان بنن توں گھن تے اج تک کئیں بندے نے ایں منصوبے تے عمل نیں کیتا۔ میڈے قائد نے پختہ کھالے، پختہ نہراں تے اوہندی alignment کرواتے ساڈے کساناں دے، پورے پاکستان دے لوکاں دے تے ساڈے دل جیت گھدن۔ میڈا دل اونہاں کوں خراج تحسین پیش کرن تے کیتے۔ میڈے قائدین نے ساڈے دیہاتاں وچ کارپٹ روڈاں بنا دتیاں نے۔ ساڈے لوک ایہہ کارپٹ روڈاں لاہور آتے ڈیکھدے ہن۔ میڈے قائد نے دیہات دے اچ ایہو جیاں سڑکاں، کارپٹ روڈاں بنواتے ڈسیا اے کہ اوہناں کوں جنوبی پنجاب دے نال پیار اے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! 1681۔ارب اور 41 کروڑ روپے کا ایک تاریخی بجٹ پیش کرنے پر میں خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا، اُن کی کیبنٹ کے ممبران، محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کے افسران کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں تعلیم، صحت، زراعت، آبپاشی، لائیو سٹاک، جنگلات، ماہی پروری، خوراک، صاف پانی، امن عامہ اور دیگر سب شعبوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس بجٹ میں حکومت پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب اور اُن کی ٹیم نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جس میں پٹوار کلچر کا خاتمہ ایک تاریخی قدم ہے۔ 23ہزار موگا جات کے اُن کروڑوں لوگوں کو اُن کی جائیداد کے تحفظ کے لئے، اُن کی زمینوں کے تحفظ کے لئے کمپیوٹرائزڈ سسٹم بنانا بہت بڑا تاریخی قدم ہے۔ E-Khidmat Markaz بنائے گئے ہیں جہاں ایک ہی چھت کے نیچے services 14 مہیا کی جائیں گی اس کام کو ایک سہانا خواب سمجھا جاتا تھا جس کی تعبیر ہونے جارہی ہے کہ ایک شخص جو فرد لینے گھر سے نکلتا ہے، کسی نے اپنا انتقال کرانا ہے تو اُس کو پہلے مختلف دفاتر کے چکر لگانا پڑتے تھے تو آج یہ ایک تاریخی اقدام ہونے جارہا ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ ساہیوال اس E-Khidmat Markaz میں شامل ہے اور یہ بہت بڑا قدم ہے۔ حکومت پنجاب کا ایک اور بہت بڑا اقدام "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب۔" اس کے تحت تعلیم کے لئے 10ہزار کمروں کا انتظام کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کررہا ہوں کہ جب کوئی بچہ 4 سال کا ہوتا ہے تو محکمہ تعلیم کے لوگ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں کہ آپ اپنے بچے کو سکول میں داخل کرائیں اور اُسے تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ بھٹہ خشت مزدور جن کے بچے مٹی میں کھیلتے تھے آج 50ہزار بچے اُن سکولوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں جن میں زمینداروں کے بچے داخل ہوتے تھے اُنہی سکولوں میں بھٹہ خشت مزدوروں کے بچے بھی پڑھ رہے ہیں۔ برطانیہ کے تعاون سے 11ہزار نئے کلاس روم آئندہ دو سالوں میں بنیں گے یہ بھی تعلیم کے لئے بہت بڑا اقدام ہے۔ دانش سکولوں کا قیام بھی خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی بہت بڑی کاوش ہے۔ یہ دانش سکول ایچی سن اور اسی طرح کے بڑے بڑے سکولوں کے معیار کے برابر ہیں وہاں پر آج ایک غریب آدمی کے بچے پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ، بہاولپور، رحیم یار خان، فیصل آباد اور ملتان میں یونیورسٹیوں کا ذکر کیا گیا لیکن اسی اسمبلی سے پاس ہونے والی ساہیوال یونیورسٹی کا ذکر اس بجٹ میں نہیں آیا تو میری یہ گزارش ہے چونکہ ساہیوال یونیورسٹی اور اوکاڑہ یونیورسٹی کا بل اس اسمبلی سے پاس ہو چکا ہے اور خادم پنجاب کا یہ بڑا احسن اقدام ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ سے میری یہ گزارش ہے کہ ساہیوال یونیورسٹی کو functional کرنے کے لئے اس بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں اور اس کا کام شروع کرایا جائے۔

جناب سپیکر! صاف پانی پروگرام وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ معزز ممبران حزب اختلاف کو تو وزیر اعلیٰ کی تعریف سُننا قطعاً گوارا نہیں ہے۔ میں ذمہ داری سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ صاف پانی پروگرام کے حوالے سے اس دَور سے پہلے کسی نے شاید خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا کہ آنے والے چند مہینوں میں ہر گاؤں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگنے جا رہے ہیں۔ ہم جو دیہات سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں ہمیں وہاں کڑوا پانی پینا پڑتا ہے جس سے ہمارے لوگ ہیپاٹائٹس اور دیگر بہت سی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو میں اس احسن اقدام پر خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آنے والے دنوں میں بلاتفریق ہر گاؤں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اسی طرح اس حکومت سے پہلے کسانوں کا farm to market اپنی جنس لے کر آنا محال تھا اور آج دیہی علاقوں میں جا کر دیکھیں کہ وہاں farm to market ایسی سڑکیں بن چکی ہیں جس طرح کی سڑکیں آج ڈیفنس لاہور میں بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر زراعت کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کسان پس چکا ہے۔ اگر کسان کی آلو، گندم یا مکئی کی فصل بہتر ہو جاتی ہے تو اُس کو خریدنے والا نہیں ملتا۔ میں نے پہلے بھی اسی floor پر یہ گزارش کی تھی کہ خدارا ہمارے کسانوں کو بچانے کے لئے export policy بنائی جائے تاکہ جتنی فالتو فصل پیدا ہو اُس کو export کرنے کے لئے before time arrange کرنا چاہئے تاکہ ہمارے کسان جو پہلے ہی پسے ہوئے ہیں وہ مزید بدحالی کا شکار نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں آبپاشی کے نظام کی بہتری پر خادم پنجاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ آج آپ جا کر دیکھیں جن علاقوں میں approved water کا چوتھا حصہ ملنا بھی محال تھا تو نہروں میں lining ہونے اور نئے موگا جات بننے کے باعث اُنہیں پورا پانی ملنا شروع ہو گیا ہے اور پنجاب حکومت تاریخ میں اپنا نام رقم کرا چکی ہے اور ہمیں آج ٹیل تک پورا پانی مل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی،wind upکریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں wind upکرتا ہوں۔2002میں گوگیرہ لنک کنال جو ساہیوال سے گزرتی ہے وہ وزیر اعلیٰ پنجاب نےapproveکی تھی۔ میری گزارش ہے کہ اس کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پولیس نظام کی بہتری کے لئے جتنے اقدامات کئے گئے ہیں جیسے ڈولفن فورس، پولیس ایمرجنسی، ریسپانس یونٹ، سپیشلائزڈ پروٹیکشن یونٹ اورCTDیہ سارے اقدامات بہت بہترین ہیں لیکن میری یہ گزارش ہے کہ اگر پولیس کو ان کی ڈیوٹی کوtime limitدے دی جائے تو ان کی کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ پولیس والوں کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ پہلے صبح یہ سیشن کورٹ میں کھڑے ہوتے ہیں پھر ہائی کورٹ میں اور پھر اپنے آئی جی اور ڈی آئی جی کے آفس میں جاتے ہیں۔ ان کے پاس پبلک میں جانے کا کم وقت ملتا ہے پھر یہ گشت پر چلے جاتے ہیں یہ round the clock چلنے والے لوگ بہتر سروسز نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنی گزارشات کا آغاز فیض احمد فیض کی اس دعا کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کہ:

آیئے عرض گزاریں کہ نگارِ ہستی
زہر امروز میں شرینی فردا بھر دے
جن کی آنکھوں کو رُخ صبح کا یارا بھی نہیں
ان کی راتوں میں کوئی شمع منّور کر دے
جن کا دیں پیروی کذب و ریا ہے ان کو
ہمتِ کفر ملے، جرات تحقیق ملے
جن کے سر منتظرِ تیغِ جفا ہیں ان کو
دستِ قاتل کو جھٹک دینے کی توفیق ملے

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کو2016-17کا تاریخ ساز بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بجٹ 1681۔ارب 41کروڑ روپے کا تاریخ ساز بجٹ ہے جو پنجاب کی تاریخ میں بلکہ کسی

بھی صوبہ کی تاریخ میں حجم کے لحاظ سے سب سے بڑا بجٹ ہے۔ انگریزی کا ایک مقولہ ہے کہ Action speaks louder than words ہم 15-2014 کا بجٹ دیکھتے ہیں تو 1349۔ارب روپے کا ہے 16-2015 کا بجٹ 1447۔ارب روپے کا ہے اور ہر سال اس میں اضافہ ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہر سال صوبہ کے اندر وسائل بھی بڑھائے جا رہے ہیں اور ترقیاتی کاموں کے لئے وسائل بھی زیادہ مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تعلیم کے لئے 312۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیم کے ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں 47 فیصد اضافہ ہے جو ایک تاریخ ساز اضافہ ہے۔ ایجوکیشن میں 45ہزار اساتذہ اس سال زائد بھرتی کئے جا رہے ہیں اور یہ پہلی مرتبہ پنجاب میں ہو رہا ہے۔ پہلے ہمیشہ یہ ہوا کرتا تھا کہ جتنی اسامیاں موجود ہوتی تھیں اتنی بھرتیاں کی جاتی تھیں اب پہلی مرتبہ ہو رہا ہے کہ منظور شدہ اسامیوں کے علاوہ مزید 45ہزار اساتذہ بھرتی کئے جا رہے ہیں کہ جن سکولوں میں اساتذہ دستیاب نہیں ہوتے تھے تو اب یہ یقینی بنایا جا رہا ہے کہ پنجاب کے ہر سکول میں کم از کم تین اساتذہ اس سال کے اختتام تک تعینات ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! ایک اور انقلابی قدم کہ سکولوں میں 45ہزار نئے کلاس رومز تعمیر کئے جا رہے ہیں اور اس سال کے اختتام تک تمام missing facilities جو پہلے صرف بچیوں کے سکولوں تک focus تھا اس سال یہ focus کیا گیا ہے کہ پنجاب کے تمام سکولوں میں missing facilities کا کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! PEEF کے حوالے سے پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ واحد صوبہ ہے کہ جس میں طلباء کے لئے انڈوومنٹ فنڈ موجود ہے۔ اب اس کی رقم بڑھ کر اب 20۔ارب روپے ہو گئی ہے۔ PEEF سے پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں کے طلباء کو بھی رقوم دی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! جب ہم صحت کی بات کرتے ہیں تو 207۔ارب روپیہ اس کے لئے مختص کیا گیا ہے اس میں 43 فیصد اضافہ ہے جو صحت کی مد میں کیا گیا ہے۔ ہمارے سامنے صحت کی سہولتوں کے بہت سے مسائل آتے ہیں۔ اس سال کے اختتام تک جب ہم بجٹ کی تکمیل کر رہے ہوں گے تو ہسپتالوں میں 1500 بیڈز مزید دستیاب ہوں گے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز کے ہسپتالوں کی revamping ہو رہی ہے۔ اس میں یہ مریضوں کو میسر ہوں گے۔ اس کے علاوہ ادویات کے لئے مزید فنڈز بڑھائے گئے ہیں اور اس سال تمام ہسپتالوں کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کو ایجوکیشن کے حوالے سے ایک تجویز گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہائر ایجوکیشن کمیشن قائم کیا گیا ہے اسی طرح نیچے سیکنڈری اور انٹرمیڈیٹ لیول پر اگر ہم اپنا معیار تعلیم بہتر کرنا چاہتے ہیں اور فنڈ کا زیادہ بہتر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے بھی پنجاب کے لیول پر کمیشن قائم کیا جائے جو مستقل بنیادوں پر اس کے لئے اپنی سفارشات مرتب کرے۔

جناب سپیکر! صحت کے حوالے سے میری تجویز ہے کہ جس طرح سکول مینجمنٹ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں اسی طرح تمام ہسپتالوں کے اندر اس طرح کی مینجمنٹ کونسلیں قائم کی جائیں جن میں پبلک کے لوگ supervision کریں اور ان کے ساتھ مل کر وہ مقامی لوگوں سے وسائل اکٹھے کر کے جہاں ضرورت ہے وہ زیادہ سے زیادہ نہ صرف نگرانی بہتر کر سکیں اور وسائل بھی زیادہ فراہم کر سکیں۔

جناب سپیکر! صاف پانی کے لئے 121۔ارب روپے رکھے گئے ہیں جو پچھلے سال سے 88 فیصد زیادہ ہیں تو یقیناً اس سے پنجاب میں بہتری آئے گی لیکن جب اس خوش کن تصویر کے بعد میں اپنے حلقہ کی طرف نظر ڈالتا ہوں تو جی چاہتا ہے کہ یہ کہوں کہ

تیرا دعویٰ غلط ہے ساقی
بدل گیا ہے نظام محفل
وہی شکستہ سی محفلیں ہیں
وہی شکستہ سے جام ہیں اب بھی

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں اس سال کے بجٹ میں کوئی سکول اپ گریڈیشن کے لئے نہیں رکھا گیا ہے اور نہ واٹر سپلائی کا کوئی منصوبہ۔ میرے حلقہ کا یعنی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے اور ناقابل استعمال ہے اس کے لئے تین سال سے کوئی واٹر سپلائی سکیم نہیں رکھی گئی، کوئی صاف پانی کا منصوبہ نہیں رکھا گیا۔ یہ گنگا اس طرف کیوں بہہ رہی ہے جس طرف پہلے ہی پانی میٹھا ہے۔ یہ صاف پانی ان علاقوں کو بھی ملنا چاہئے لیکن جن علاقوں کی ضروریات زیادہ ہیں ان کی ترجیحات کا تعین کرتے وقت ان علاقوں کو مدنظر رکھا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ گزارش ضرور کرنا چاہوں گا کہ فنڈز کی جو غیر منصفانہ تقسیم ہے میں لاہور اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بات نہیں کرتا۔ میں بات کرتا ہوں کہ ایک ہی ضلع کے اندر جب آپ غیر منصفانہ تقسیم کریں گے تو نہ انصافی ہو گی کہ ایک حلقہ میں تیس تیس سکیمیں ہیں اور ایک حلقہ میں

ایک بھی سکیم نہیں ہے تو ہمارے ووٹرز ضرور ہم سے سوال کرتے ہیں کہ یہ ناانصافی ہمارے ساتھ کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے اس کے لئے صاف پانی پروگرام اور واٹر سپلائی سکیموں میں اس سال ضرور حصہ رکھا جائے۔ میری اس حوالے سے یہ گزارش ہے کہ پینے کے پانی کے ساتھ ساتھ آبپاشی کے پانی کے لئے بھی غور کیا جائے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ وہ واحد ضلع ہے جس کا زیر زمین پانی ناقابل استعمال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب میں سب سے کم 1.5 کیوسک فی ایکڑ پانی کا حصہ ہے جبکہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں یہ 7.5 کیوسک فی ایکڑ تک ہے لیکن اس میں، میں ایک اور بات کرتا ہوں جو زیادہ ظلم ہے۔

جناب سپیکر! اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس 1.5 کیوسک فی ایکڑ کے ساتھ ہمارے ضلع کا جو منظور شدہ پانی ہے وہ 1700 یا 1750 کیوسک ہے لیکن ہمارے ساتھ ظلم وزیادتی یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے ہمیں ہمارا منظور شدہ حصہ جو کہ سرکار نے ہمارے لئے مختص کیا وہ بھی پورا نہیں دیا جارہا ہے۔ اس نئے نظام کے تحت جب نہریں پختہ کی جارہی ہیں تو اس وقت بھی ہمیں پانی پورا نہیں مل رہا تو اس کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ ایجوکیشن میں جہاں اتنا بجٹ رکھا گیا ہے تو اس میں میرے حلقے کو بھی consider کیا جائے کیونکہ میرا وہ شہر ہے جو کبھی پنجاب میں اپنے ایجوکیشن ریٹ میں دوسرے نمبر پر ہوا کرتا تھا اس نظر انداز کرنے کی پالیسی سے اب ہم بائیسویں، تیئیسویں نمبر پر چلے گئے ہیں میں اسی وقت کی revival چاہتا ہوں لہٰذا میری منسٹر صاحبہ سے گزارش ہوگی کہ وہ اپنی نظر اس طرف بھی فرمائیں تاکہ میرے حلقے کے لوگوں کو پورے پنجاب کی طرح سہولت میسر آسکے۔

جناب سپیکر! میں زراعت کے حوالے سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح پولٹری میں فارمنگ آئی ہے تو اس سے ہمارے گوشت کے مسائل بڑی حد تک حل ہوئے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ہندوستان سے سبزیاں نہ منگوانی پڑیں، ہمارے کاشتکار کو اس کی فصل کا صحیح معاوضہ ملے تو میری فنانس منسٹر صاحبہ سے گزارش ہوگی کہ وہ tunnel farming کا جو concept ہے جس کی طرف لوگ آرہے ہیں وہ بہت مہنگا ہے لہٰذا اس کو subsidize کیا جائے اور جو ہمارے financial institution ہیں ان کو bound کیا جائے کہ tunnel farming کو ترقی دینے اور اس کی حوصلہ افزائی

کرنے کے لئے خصوصی فنڈز مہیا کئے جائیں۔ جب tunnel farming آئے گی تو ہمیں سبزیاں پورا سال اور کم قیمت پر میسر ہوں گی۔ یہ میری گزارشات ہیں میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: جی، عبدالرزاق ڈھلوں!

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سال کے مالی بجٹ پر مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں سب سے پہلے قائد محترم کو اس بات کی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کا اچھا اور بہترین بجٹ پیش کر کے پنجاب کے عوام کی اُمنگوں کی ترجمانی کی۔ 1681۔ارب 48کروڑ روپے کا ایک تاریخی بجٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ کیوں اس بات کو نہیں سمجھتے جو کہ صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں ان کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ پنجاب کا اتنا مؤثر اور بہترین بجٹ شاید اس سے پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو۔ ایجوکیشن میں پرائمری سکولز کا اجراء اور پرائمری سے ایلیمنٹری اپ گریڈ کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ایلیمنٹری سے سیکنڈری سکول، نئے کمروں کا اجراء تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ انڈوومنٹ فنڈ کو دیکھ لیں کہ آج غریب کو جس طرح سے انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے آگے کی طرف لے جایا جا رہا ہے یہ پاکستان کی ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی ہے۔ پنجاب کے وہ بچے کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہم اچھے نمبر لینے کے بعد ہمیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ اپنے پاس بلائیں گے، ہمارے معاشی حالات کو ٹھیک کریں گے اور ہمیں آگے ایک نیا پروگرام اور مشن ملے گا۔ ان بچوں کو بلا کر جن کے پاؤں میں ٹوٹی جوتی ہے ان کو بے شمار انعامات دیتے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تو پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ نیا پاکستان ضرور بنائیں گے۔ یہی نئے پاکستان کی طرف ایک قدم ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ایسے اقدامات کرنے سے ملک بہتر ہو گا کل کا پاکستان بنے گا، بہتر تعلیم ہو گی اور انشاء اللہ معیشت مضبوط ہو گی، تعلیم بہتر ہو گی، کسانوں کو روزگار ملے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس ملک میں ڈویلپمنٹ کے کام ہوں گے تو پھر نیا پاکستان ضرور بنے گا۔ نیا پاکستان سڑکوں پر آ کر ناچنے اور گانے سے نہیں بنتا، نیا پاکستان بنے گا تو انشاء اللہ پاکستان کی خدمت کرنے سے بنے گا، نیا پاکستان بنے گا تو وزیر اعلیٰ کو 22 گھنٹے کام کرنا پڑے گا، نیا پاکستان بنے گا تو وزیر اعلیٰ کو ان غریب بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھنا پڑے گا جن کی عزتیں لوٹی جاتی ہیں ان کے گھروں میں جا کر ان کو انصاف کا حصول دینا یہ بات ہے نئے پاکستان کی۔ یہ بات ہے انصاف کی۔ نیا پاکستان بنانا ہے تو پھر آپ کو ہیلتھ کے شعبے کو بھی ترقی دینا ہو گی۔ پھر آپ کو BHU,RHC,THQ اور DHQ ان کے لئے اپ گریڈیشن کرنی ہو گی۔

مریضوں کو مفت دوائی دینی ہو گی، غریبوں کا مفت علاج کرنا ہو گا۔ اس کو کہتے ہیں نیا پاکستان۔ یہ سمجھتے ہیں کہ سڑکوں پر نیا پاکستان بنائیں گے تو ہم انشاءاللہ پنجاب کی ہر گلی، ہر محلے میں نیا پاکستان بنائیں گے اور یہ جو سڑکیں بھرنا چاہتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ انشاءاللہ وہ خالی ہو جائیں گی ہم ان کی یہ غلط فہمی کو بھی دور کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سوچ رہے تھے کہ قادری صاحب آئیں گے تو 40ہزار لوگ ہوں گے تو بس 2ہزار لوگ ان کو ملنے آئے۔ یہ بے چارے کیا کریں یہ آئندہ کا پروگرام بنا رہے ہیں کہ یہ آئندہ تخریب کاری کریں گے۔ ہم ملک کی خدمت کریں گے۔ یہ ملک میں افراتفری پھیلانے کی کوشش کریں گے اور ہم اس ملک میں غریبوں کی خدمت کریں گے، ہم اس ملک میں غریبوں کو روزگار مہیا کریں گے۔ ہم اس ملک میں اللہ کے فضل و کرم سے پنجاب کو مضبوط کریں گے اور ہم اس ملک میں ہر شخص کا خیال رکھیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! صاف پانی جو کہ 10اضلاع کی 35 تحصیلوں میں دیا جائے گا۔ جنوبی پنجاب جس کو لوگ کہتے ہیں کہ محرومی کا شکار ہے۔ ہم نے جنوبی پنجاب میں بہترین ہسپتال دیئے ہیں، ہم نے جنوبی پنجاب میں میٹرو بس کا تحفہ دیا، ہم نے جنوبی پنجاب میں سکول اپ گریڈیشن کئے، ہم نے جنوبی پنجاب کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دی، ہم نے جنوبی پنجاب میں موٹر وے دی تو یہ ہے نیا پاکستان، اس کو کہتے ہیں نیا پاکستان۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو قوم اپنے چوہے نہیں مار سکتی وہ نیا پاکستان کیا بنائے گی۔ 100۔ارب روپے کے package کا اعلان کیا ہے جس میں سے 50۔ارب روپے کسانوں کو اس سال ملیں گے۔ مجھے افسوس ہے کہ پنجاب کی اقتدار یہ ہے کہ لوگ بہنوں کے سر پر دوپٹہ رکھتے ہیں، لوگ بہنوں کی عزت کرتے ہیں، لوگ بہنوں کا احترام کرتے ہیں تو میری بہن محترمہ وزیر خزانہ نے جب بجٹ پیش کیا تو انہوں نے انہیں بولنے کا موقع نہ دینے کی کوشش کی، کیا بہنوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتے ہیں لیکن اللہ کے فضل و کرم سے میری بہادر اور دلیر وزیر خزانہ نے جس طرح ان کو بجٹ سنایا ہے ان کو چاہئے تھا کہ یہ ایوان سے اُٹھ کر واپس چلے جاتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ یہ شور مچاتے رہیں اور ہم ملک کی ترقی کے لئے کام کرتے رہیں۔ یہ شور مچاتے رہیں اور ہم اس ملک سے دہشت گردی کو ختم کرتے رہیں۔ یہ شور مچاتے رہیں اور ہم کراچی کی روشنیوں کو واپس لاتے رہیں۔ یہ شور مچاتے رہیں اور ہم لوگوں کو جینے کا موقع دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ اللہ کے فضل و کرم سے آج میں اپنے قائد میاں محمد نواز

شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج اللہ کے فضل و کرم سے اس ملک میں دہشت گردی کو ختم کر دیا اور اس ملک میں دہشت گردی کا قلع قمع کر دیا۔ ایک وقت تھا کہ اگر ایک سڑک پر بم پھٹتا تھا تو پورے پاکستان کے ٹیلی ویژن کی سکرینوں میں بم پھٹتے تھے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے آج دہشت گردی کو ختم کرکے اس ملک کو جس طرح improve کیا گیا اس پر میں اپنی پاک فوج کے جوانوں اور پولیس کے جوانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں ان کے لئے اتنا کہوں گا کہ۔

یہ ہاتھ کٹ بھی گئے تب بھی تیرے عَلم کو نہ جھکنے دوں گا
اے پاک دھرتی! میں تیرا بیٹا تیری حرمت پہ کٹ مروں گا

جناب سپیکر! یہ ہوتا ہے پاکستان اور یہ ہوتی ہے پاکستان سے محبت۔ پاکستان چائنا اقتصادی راہداری جس طرح اس ملک کے لئے بنائی جا رہی ہے اس سے پاکستان کی تقدیر بدل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی پارٹی بھی ختم ہو جائے گی اور ان کے پلے بھی کچھ نہیں رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ایسی بات نہ کریں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! یہ میری رائے ہے۔ ہم نے پنجاب کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ میرے شہر سرگودھا میں کبھی چکر لگائیں تاکہ اُن کو پتا چلے کہ پنجاب کے آٹھ نو ڈویژنل ہیڈکوارٹر اپنی جگہ پر لیکن میرے شہر کے لوگ آج بھی سیوریج ملا پانی پی رہے ہیں، وہاں کے گٹر ابل رہے ہیں اور سڑکوں کی حالت انتہائی مخدوش ہے۔ میری درخواست ہے کہ مہربانی کرکے وہاں پر نئی سڑکوں کا اجراء کیا جائے اور شہر میں میٹھا پانی فراہم کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سب کے لئے کہیں لیکن آپ اپنے لئے یہ کیوں کہہ رہے ہیں؟

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ہماری بڑی دلیر وزیر خزانہ ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ وہاں سرگودھا جائیں گی تو بھرپور طریقے سے اعلانات کریں گی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں آخر پر اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ڈھلوں صاحب! جنہوں نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے میں اس کا نوٹس لوں گا۔ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، آپ کو پتا چلا اور نہ ہی میرے نوٹس میں لائے ہیں۔

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں اور اشارہ بھی نہیں کیا؟

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! یہ کب کی بات ہے؟

جناب سپیکر: ابھی ابھی ہوئی ہے۔ کیا آپ کو پتا نہیں چلا؟

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ کیا ہوا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلو، اچھی بات ہے۔ جی، وحید گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ رب العزت کے نام سے جو بڑا مہربان ہے۔ حضور نبی کریم کی ذات مبارک پر کروڑوں درود و سلام۔

جناب سپیکر! 1681۔ارب روپے کا بجٹ ہماری بہن محترمہ وزیر خزانہ نے پیش کیا ہے جس میں خاص طور پر 550۔ارب روپے کا صرف ترقیاتی فنڈز رکھا گیا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر جنوبی پنجاب کا نام لے کر جو point scoring کی جاتی ہے اُس پر بھی میں محترمہ وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 173۔ارب روپے جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کے لئے رکھے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کا یہ بڑا ہی احسن اقدام ہے کہ انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ وہ ذہین بچہ جو چاہے ایک غریب کا ہو یا ایک ہاری کا ہو لیکن اس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس کے پاس ذہانت تو ہے اور تعلیم بھی حاصل کرنا چاہتا ہے مگر اس کے پاس ذرائع نہیں ہیں لہٰذا میں اپنے قائد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انڈوومنٹ فنڈ رکھ کر اس ذہین بچے کی ضرورت کو پورا کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن لیڈر کو یہ چیز نظر کیوں نہیں آتی کہ ایک لاکھ 25 ہزار ایجوکیٹر میرٹ پر بھرتی کر کے، سکولوں کے اندر وظائف بڑھا کر اور سکولوں کی تعمیر و ترقی کر کے پنجاب کے بچوں کو ان کا حق دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میٹرو ٹرین کی بڑی بات ہوتی ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ یہ اورنج لائن ٹرین اور میٹرو بس اب صرف لاہور کے لئے نہیں چل رہی بلکہ بہت جلد یہ ملتان کے اندر بھی رواں دواں ہوگی اور یہ میٹرو بس راولپنڈی اور اسلام آباد سے روزانہ لاکھوں لوگوں کو ملاتی ہے۔ میں اس بات پر بھی اپنے قائد کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کسان

یقیناً آج مشکلات میں ہیں لیکن بجائے اس کے کہ اپوزیشن لیڈر خراج تحسین پیش کرتے لیکن یہ فقرہ کہہ کر بھی ملامت کے زمرے میں آتا ہے کہ ایک ارب روپیہ رکھا گیا ہے جو دو سالوں کے اندر خرچ ہو گا۔

جناب سپیکر! صحت کا بجٹ کئی گنا بڑھا دیا گیا ہے لیکن میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ صحت کے بجٹ کے اندر کوشش کی جائے کہ جن اضلاع کے اندر ہسپتال موجود نہیں ہیں یا جن کے پاس ایسی جگہ موجود نہیں ہے کہ وہاں پر نزدیک ترین ہسپتال تعمیر ہو سکیں تو وہاں پر فلٹر کلینک بڑے ضروری ہیں جن سے لوگوں کا آسانی سے علاج معالجہ ہو سکتا ہے۔ اس بجٹ کے اندر 75 ہزار سے لے کر تین لاکھ روپے گاڑیوں پر ٹیکس لگایا گیا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ٹیکس کے بغیر ہماری تعمیر و ترقی نہیں ہو سکتی لیکن آج گاڑی ہر بندے کی ضرورت بن گئی ہے اس لئے گاڑیوں کے ٹیکس پر نظر ثانی کی جائے۔ جہاں پر وفاق نے فائیلر اور نان فائیلر کا ذکر کیا ہے وہاں حکومتِ پنجاب کو بھی چاہئے کہ وہ فائیلر اور نان فائیلر کے فرق کو ظاہر کرے یعنی جو فائیلر ہے اس کے لئے ٹیکس کی مد میں کمی کی جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک تجویز دوں گا کہ ہمارے کئی بھائی جو اس معزز ہاؤس کے ممبر ہیں اُن کے پاس ہو سکتا ہے کہ گاڑی نہ ہو لیکن آپ نے اُن کی تنخواہیں بڑھا دی ہیں جس کے بعد وہ اپنی اس خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہوں لہٰذا ہر ممبر صوبائی اسمبلی کی کم از کم ایک گاڑی ٹیکس سے مستثنیٰ کی جائے۔ کیا میری تجویز سب کو اچھی لگی ہے؟

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ توانائی ہماری بڑی اہم ضرورت ہے۔ میں اپنے لیڈر چیف منسٹر پنجاب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ توانائی کے اوپر جس طرح وہ دن رات کام کر رہے ہیں، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ملک جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا یہ 2018 تک انشاء اللہ اجالے میں داخل ہو جائے گا۔ آج ہمیں ایک بڑا موقع میسر ہے کہ چاروں صوبوں کے اندر حکومتیں مختلف پارٹیوں کی ہیں لہٰذا آج کیا ہی بہتر ہو کہ اگر ان کے اندر مقابلہ ہو، کیا ہی بہتر ہو کہ اگر پیپلز پارٹی کی حکومت سندھ میں ہے تو وہ چولستان میں مرنے والے بچوں کی طرف دھیان دے۔

جناب سپیکر! پنجاب کی ترقی کا سو فیصد خواب پورا نہیں ہو سکتا اگر ہم نے اپوزیشن کو فنڈز نہ دیئے کیونکہ اس طرح سے وہ علاقے متاثر رہیں گے تو میری تجویز ہو گی کہ اپوزیشن کے ممبران کو بھی فنڈز ضرور دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ صاف پانی کمپنی بنا کر آج صوبے کے کونے کونے تک صاف پانی پہنچانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور جس کی نظیر بہاولپور کے

اندر جا کر دیکھیں جہاں جدید ترین فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ وہ والے نہیں جو پیپلز پارٹی کے دور میں لگے تھے جن سے صاف پانی نہیں آتا تھا بلکہ مزید گندا پانی ملتا تھا۔ ایک سائنٹفک طریقے سے اور باہر کی ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے جدید ترین پلانٹس صوبے کے کونے کونے کے اندر لگائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں اس سے پہلے کہ آپ مجھے حکم دیں کہ بیٹھ جائیں میں شہباز پاکستان کے اس عزم کے ساتھ کہ:

جب اپنا قافلہ اس عزم و یقیں سے نکلے گا
رستہ جدھر سے چاہیں گے وہیں سے نکلے گا
اے وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ملک جاوید اقبال اعوان!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ، محترمہ وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم، صحت اور کسانوں کے لئے خصوصی طور پر بہت اچھی رقم رکھی گئی ہے۔ تعلیم کے لئے بہت سہولتیں دی گئی ہیں اور میری یہ تجویز ہے کہ ہر ضلع میں پرائمری سے لے کر یونیورسٹی تک، اگر کسی ضلع میں یونیورسٹی نہیں بن سکتی تو وہاں یونیورسٹی کا کیمپس ضرور قائم کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ صاحب تعلیم کے لئے خاص طور پر غریبوں کے لئے بہت اچھے اقدامات کر رہے ہیں۔ غریب کے بچوں کو اپنے ہی اضلاع میں پرائمری سے لے کر یونیورسٹی تک تعلیم کی سہولت ملنے پر وہ تعلیم آسانی سے حاصل کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! صحت کے حوالے سے بات کروں گا کہ بڑے شہروں میں ہسپتالوں کے علاوہ اچھے اچھے ڈاکٹرز بھی میسر ہیں اور ان شہروں میں مزید مراعات دی جا رہی ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ تمام بڑے شہروں میں بڑے بڑے ڈاکٹرز کو rotation میں لایا جائے اور انہیں چھوٹے شہروں میں بھی بھیجا جائے۔ جو ڈاکٹر ایم بی بی ایس کرتا ہے اور اگر وہ لاہور میں ہے تو اس کی پوری سروس لاہور میں ہی پوری ہو جاتی ہے اور ہمارے دیہاتوں کی 70 فیصد آبادی کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں جبکہ دیہی

علاقوں کے 99 فیصد ہسپتالوں میں تو لیڈی ڈاکٹرز ہی نہیں ہیں اس لئے مہربانی کر کے دیہاتوں کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز لگانے کی تجویز پر غور کیا جائے۔ وہاں پر ڈاکٹرز ہیں، نہ ہی کوئی عملہ ہے اور میرے اپنے حلقہ کے ہسپتال میں بھی یہی حالت ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری میاں منیر پچھلے دنوں ضلع خوشاب کی چیکنگ کے لئے گئے تھے اور میں ان کے ساتھ نوشہرہ تحصیل کے ہسپتال میں گیا تو وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں تھا صرف ایک لیڈی ڈاکٹر موجود تھی۔ دیہاتی علاقوں میں رہنے والے لوگ بہت پریشان ہیں کیونکہ صحت کی سہولتیں انہیں میسر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! مرکزی حکومت نے کسانوں کو package دیا ہے جبکہ صوبائی حکومت نے بھی وزیراعلیٰ کی ہدایت پر بہت اچھا کسان package دیا ہے تو اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ جب تک ہم اپنے پڑوسی ملک ہندوستان کی طرح inputs ان کے برابر نہیں لائیں گے تو ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ ہمارے پڑوسی ملک سے سبزیاں بھی آتی ہیں، اناج آتا ہے اور فروٹ آتا ہے تو ہم ان کا مقابلہ اسی صورت کر سکتے ہیں اگر ہم اپنے کسانوں کو ان کے برابر مراعات دیں۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقے کے مسائل کی بات کروں گا۔ میرا حلقہ پہاڑی بھی ہے اور دامن پہاڑ بھی ہے جس کا زمینی پانی زہر سے بھی زیادہ کڑوا ہے۔ وزیراعلیٰ کی خصوصی شفقت پر صاف پانی پورے پنجاب میں دیا جا رہا ہے تو مہربانی کر کے میرے حلقہ پر بھی خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ یہ سالٹ رینج ہے جس کے نیچے پانی بہت کڑوا ہے اور یہاں پر واٹر سپلائی کے بہت زیادہ اخراجات آتے ہیں۔ پچھلی دفعہ ADP میں تین سو نلکے آئے تھے لیکن وہ ایم این اے کو دے دیئے گئے حالانکہ میرے حلقہ پی پی۔39 کے آگے پچھلی ADP میں لکھا ہوا ہے لیکن وہ ایم این اے کو دے دیئے گئے ہیں اور مجھے ان میں سے ایک نلکا بھی نہیں ملا۔ وہاں ایم این اے اور کرم الٰہی بندیال آپس میں مقابلے میں ہیں تو کرم الٰہی صاحب کو بھی 300 نلکے ملے ہیں لیکن ایم این اے پی پی۔39 کی بجائے پی پی۔40 میں وہ نلکے لگا رہے ہیں جو کہ ہمارے حلقے کی حق تلفی ہے۔ اس دفعہ ADP میں 300 نلکے ہیں تو مہربانی کر کے وہ مجھے دیئے جائیں تاکہ میں اپنے حلقے کے لوگوں کے لئے لگوا سکوں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں لفٹ اریگیشن سکیم پر اربوں روپے لگ گیا ہے لیکن وہ بند پڑی ہے مہربانی کر کے اس لفٹ اریگیشن سکیم کو مکمل کیا جائے۔ ایک جلال پور کینال میرے حلقے تک پہنچ رہی ہے لیکن اس کا نقشہ غلط بنا ہوا ہے لہٰذا مہربانی کر کے اس کی ڈرائنگ درست کر کے اسے جلد از جلد چالو کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے آپ منسٹر اریگیشن سے رابطہ کریں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے میٹرو بس چلائی ہے تو میں اس حوالے سے ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اس وقت واقعہ سنانے کا ٹائم نہیں ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ واقعہ پھر کبھی سنیں گے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! اسلام آباد راولپنڈی میں بنائی گئی میٹرو بس جو کہ تین دن بند رہی ہے جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو سفر کرنے میں دقت پیش آئی تو مجھے بتایا گیا ہے کہ میٹرو بس کی بندش پر وہاں کے پی ٹی آئی کے عہدیدار اپنی پارٹی چھوڑ کر ن لیگ میں آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کون پی ٹی آئی چھوڑ کر ن لیگ میں آ گیا ہے۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک محمد وارث کلو!

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ہر سال بجٹ پیش کیا جاتا ہے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک آدمی اپنے گھرانے کا ایک سال کا بجٹ بناتا ہے یہ وسائل اور اخراجات کا تخمینہ ہوتا ہے۔ میرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چودھواں بجٹ ہے۔ بالکل ریت رواج تو یہ ہے کہ ٹریژری بنچز کے جو لوگ ہیں وہ بجٹ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے اور اپوزیشن اُس کا کام بھی یہی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اُن کو کرنا چاہئے یا آپ کو کرنا چاہئے؟

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ بڑھا چڑھا کر اُن کو پیش کرنا چاہئے کہ آپ کو بھی کرنا چاہئے؟

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر اپوزیشن کا کام ہے کہ انہوں نے مخالفت کرنی ہے اور ہمارا کام ہے کہ ہم تعریف کریں گے لیکن یقین مانیں کہ اس بجٹ میں، میں کوئی خوشامد نہیں کر رہا محترمہ وزیر خزانہ کی کیونکہ ایک روایتی الفاظ کا گورکھ دھندہ جس کو ہم کہتے تھے کہ بیوروکریسی کا بجٹ ہے یہ بجٹ مجھے کم از کم اُس طرح نظر نہیں آیا اس بجٹ میں وزیرا خزانہ کی عرق ریزی اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب کا اپنا پرسنل جو وژن ہے وہ بدرجہ اُتم نظر آیا ہے میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ بجٹ میں priorities fix کرنی ہوتی ہے تو اس بجٹ میں priorities جن پانچ شعبوں کو تجویز کیا گیا ہے۔ صحت،

تعلیم، زراعت، امن عامہ اور خاص طور پر اس وقت صاف پانی کی طرف توجہ دی گئی ہے آپ پچھلے بجٹ اُٹھا کر دیکھ لیں تو تنقید ہی اپوزیشن کی طرف سے یہ آتی تھی کہ صحت اور تعلیم میں پیسے زیادہ نہیں رکھے گئے اور اب اس وقت تعلیم میں تقریباً 43 فیصد زیادہ بجٹ رکھا گیا اسی طرح ہیلتھ میں 47 فیصد، زراعت میں 47 فیصد زیادہ رکھا گیا ہے اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں وہاں بجٹ کا پیسا لگایا جائے لیکن میں کل سن رہا تھا جو تین گھنٹے کی speech ہوئی جس کا آج اخبار میں ہے ایک نیا ریکارڈ قائم ہوا ہے تو میں بیٹھا ہوا ڈھونڈتا رہا کہیں اُس میں سے کوئی substance ہی مجھے ملے اگر کوئی substance نہیں ملتا کوئی تجویز ہی ملے کیونکہ یہ کام تھا قائد حزب اختلاف کا کہ وہ جائز طریقے سے کوئی بات اُٹھاتے لے دے کر اگر اُن کی تنقید تھی تو وہ تنقید یہ تھی کہ لاہور میرا شہر ہے لیکن لاہور پر بہت زیادہ بجٹ لگ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ لاہور اب کسی ایک بندے کا شہر نہیں ہے لاہور پورے پنجاب کا شہر ہے اور جب لاہور choke ہوتا تو اُس وقت میں بھی affect ہوتا ہوں ہر کوئی affect ہوتا ہے جس طرح کل اور نج لائن ٹرین پر تنقید ہو رہی تھی تو میں نے یہ دیکھا کہ کل کے اپوزیشن کے کسی بھی سپیکر نے میٹرو بس پر تنقید نہیں کی اور وہ میٹرو بس پر تنقید کیوں نہیں کی کیونکہ میٹرو بس اس وقت چل چکی ہے اور وہ لاکھوں لوگوں کو روزانہ لے جاتی ہے اور واپس چھوڑ جاتی ہے اس لئے پچھلے بجٹ کی تقاریر اُٹھالیں تو میٹرو بس پر تنقید ہوتی تھی اور دھڑا دھڑ تنقید ہوتی تھی اس وقت چونکہ اورنج لائن ٹرین اُس عمل سے گزر رہی ہے اب اورنج لائن ٹرین۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب! ذرا جلدی کریں ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ لاہور یا جو بھی لاہور پر خرچ ہوتا ہے لاہور ہمارے صوبہ پنجاب کا دل ہے لیکن یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ لاہور کے علاوہ کہیں اور کام نہیں ہوا تو میں آج یہاں پر کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہوں کہ اسی اے ڈی پی میں پہلے تین کالجز میری ایک چھوٹی سی constituency ہے تو اُس میں میاں محمد شہباز شریف نے مجھے عطا کئے تھے میرا انتہائی backward area ہے اور چوتھا گرلز ڈگری کالج بھی میرے لئے آگیا اور میں نے اے ڈی پی میں پڑھا تو خوش ہو گیا اور میرے علاقے کے لوگ خوش ہیں۔ اسی طرح وہاں ہمارے دریائے جہلم پر ایک bridge خوشاب سرگودھا کے لئے دیا گیا تو یہ جو وسائل کی تقسیم ہے اُس میں، میں نے دیکھا ہے اس بجٹ میں بھی پوری طرح مکمل طور پر رورل ایریا کو due share دیا گیا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ کام ہر جگہ پر

شروع ہو چکے ہیں اور کام ہر جگہ پر ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بجٹ کی utilization ہے وہ بھی proper طریقے سے ہو گی تو اس سلسلے میں، میں دیکھ رہا تھا کہ کڈنی اور لیور سنٹر اب لاہور میں بنائے جا رہے ہیں وہ صرف لاہوریوں کے لئے نہیں ہیں کیوں کہ ہمارے areas میں زیادہ کڈنی اور لیور کا problem ہے۔ اس طرح 100۔ارب روپے بغیر سود کے قرضے کسانوں کو دیئے جا رہے ہیں جس کا سود گورنمنٹ آف پنجاب نے دینا ہے۔ گھڑی کو دیکھ کر میں wind up کرتا ہوں لیکن میں اب آخر میں ایک چھوٹی سی تجویز دیتا ہوں محترمہ وزیر خزانہ کو کہ میری تحصیل نور پور تھل منکیرہ چوبارہ میں تین چار سال سے ہماری ایک فصل ہے چنے کی وہ آفت زدہ ہوتی ہے فصل ختم ہو جاتی ہے اگر ہو سکے تو جتنے قرضے ہیں قرضے ہم معاف نہیں کرواتے صرف اُن کا جو سود ہے کیونکہ وہ لوگ ایک شیطانی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں تو اُن کا جو سود ہے اگر گورنمنٹ subsidy دے کر اُن کسانوں کو ریلیف دے۔ یہ ہماری بارانی تین تحصیلیں ہیں جو آفت زدہ ہوتی آ رہی ہیں اگر یہ کر دیں تو اُن لوگوں کی مدد ہو گی۔ باقی اس کے علاوہ ایک anomaly چل رہی ہے اُس کو میں یہ نہیں کہتا رانا ثناء اللہ خان بھی تشریف رکھتے ہیں ستر فیصد معزز ممبران ادھر زمیندار بیٹھے ہیں ابھی ہمارے ہاں فیلڈ میں ہمارا معاملہ، آبیانہ ہے اُس کے علاوہ ہمارے اوپر ایک زرعی ٹیکس لگا اُس کو زرعی بیسڈ ٹیکس کہہ رہے ہیں۔ زمین پر اُس کے علاوہ ایک زرعی انکم ٹیکس لگا ہے زرعی انکم ٹیکس کے علاوہ اب سارے لوگوں کو ایف بی آر کی طرف سے نوٹسز پہنچ گئے ہیں جبکہ آپ کا جو آئین ہے اُس میں ڈبل ٹیکسیشن نہیں ہو سکتی تو کم از کم زمینداروں کو ایف بی آر کے چُنگل سے بچائیں وہ جو E-taxation کرتے ہیں E-taxation یہ زمینداروں کے بس کا روگ نہیں ہے تو خدارا میری طرف سے رانا صاحب اور محترمہ وزیر خزانہ اس کو دیکھیں ورنہ ہمارے علاقوں میں سچی بات یہ ہے کہ اس taxation پر ہمارا بہت برا حال ہے اور اگر اس میں ہماری کوئی مدد ہو سکے تو ضرور کریں شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 20۔جون 2016 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔